مرتبہ

فقیر محمد یونس قادری

ناشر: خانقاہ سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ۔جامع مسجد بابا حیدر شاہ۔محلہ الہیار۔ٹنڈو آدم۔ 0302-3359863

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمۃ الکتاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ، أَمَّا بَعْدُ!

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ ﴿لِلّٰہِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا﴾. وَعَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اسْماً مِائَۃً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ. وَفِیْ رِوَایَۃٍ: وَھُوَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ. (متفق علیہ)

اگر نظامِ عالم پر غور کیا جائے تو ہر چیز کا ایک مقصد نظر آتا ہے اور ہر چیز کا حسن اسی مقصد اور سبب کے لحاظ سے ہے اگر وہ اپنے پیدائشی مقصد کو پورا کر رہی ہے تو اچھی کہلاتی ہے ورنہ بُری سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً چاقو قلم تراشنے کے لئے بنایا جاتا ہے اس کی خوبی یہی ہے کہ قلم کو اچھی طرح تراشے، اگر قلم تراشنے میں کُند ہے تو ردّی کہلائے گا۔ خواہ دیکھنے میں کتنا ہی خوب صورت کیوں نہ نظر آئے۔ علیٰ ہذا القیاس انسان کی پیدائش کی بھی ایک حکمت ہے جو کہ قرآن مجید نے بیان فرمائی ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ (الذّٰریات۔۵۶)

میں نے انسانوں اور جنوں کو صرف اسی لئے بنایا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

لہٰذا انسان کے اچھا ہونے کو اسی حکمت پر پرکھا جائے گا۔ اگر وہ فرائضِ عبودیت ادا کرنے میں تیز ہے تو اچھا کہلائے گا ورنہ اس کے مخالف الفاظ کا مصداق بن جائے گا۔

حق عبودیت کے ادا کرنے سے پہلے انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت (پہچان) ضروری ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے دروازے کی پوری طرح پہچان نہ ہونے کی وجہ سے خطرہ ہے کہ ہدیۂ عبودیت بارگاہِ الٰہی میں پیش کرنے کی بجائے غیر اللہ کے دروازہ پر جائے اور ساری عمر سرِ نیاز جھکائے پھر بھی خسارۂ دنیا و آخرت اٹھا کر دنیا سے رخصت کیا جائے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جلالی و جمالی اسمائے حسنیٰ کی فہرست اسے سنا دی جائے تا کہ خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ کو صحیح طور پر پہچان لے اور اپنے آپ کو ان کی صفات سے متخلّق بنائے اور اپنے مالک کی اس صفت کے سامنے حق عبودیت ادا کرے۔

(شرح اسماءُ اللہ الحسنیٰ۔ تالیف: حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔ ص:۲)

عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ إلا واحدا من أحصاھا دخل الجنۃ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں جس نے ان کو محفوظ کیا اور ان کی نگہداشت کی (یاد کیا) وہ جنت میں جائے گا۔ (صحیح بخاری ومسلم)

حقیقی معنی میں اللہ تعالیٰ کا نام یعنی اسمِ ذات صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے ''اللہ''، البتہ اس کے صفاتی نام سینکڑوں ہیں جو قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں اور یہ سارے صفاتی نام اللہ تعالیٰ کے صفاتِ کمال کے عنوانات اور اس کی معرفت کے

دروازے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی ایک بڑی جامع اور تفصیلی شکل یہ بھی ہے کہ بندہ عظمت اور محبت کے ساتھ ان اسماء کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور ان کو اپنا وظیفہ بنائے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا مکمل اور صالح نصاب ہے اور اسی وجہ سے ان کے مجموعہ میں غیر معمولی برکت ہے اور عالم قدس میں ان کو خاص قبولیت حاصل ہے اور جب کسی بندے کے اعمال نامہ میں یہ اسماءِ الٰہیہ ثبت ہوں تو یہ اس کے حق میں رحمت الٰہی کے فیصلہ کا موجب ہوں گے۔مہمات میں ان کے ذریعے دعا کرنا بہت سے اہل اللہ کے خاص معمولات میں سے ہے اور ان کی قبولیت مجرب ہے۔ (معارف الحدیث جلد ۵۔ص:۶۹)

حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی البازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام محدِّثین اور بزرگوں کا تجربہ ہے کہ اسماء حسنیٰ سے بڑھ کر کوئی شئے قبولیتِ دعا میں مؤثر نہیں۔ (قصیدہ طوبیٰ ص:۱)

جس طرح محبت اور نفرت کی صفت ایک ہی انسانی وجود میں اکٹھی ہیں اسی طرح تمام اسماء حسنیٰ وحدت میں ایک ہیں لیکن اپنی صفات میں بڑا فرق رکھتے ہیں جب طالب ان سے فائدہ اٹھائے گا تو شیر اور بکری کو ایک جگہ چرائے گا،لیکن جو کچھ شریعت میں ہے اور جو دل میں ہے وہ زبان پر نہیں لاسکتا۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۰۱)

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالِي فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے اندر کیا کیا انوارات اور کیا کیا خواص پوشیدہ ہیں، یہ تو اللہ تعالیٰ ہی کامل اور مکمل طور پر بہتر جانتے ہیں ہم لوگ اس کی تہہ تک کہاں پہنچ سکتے ہیں؟! ان اسمائے حسنیٰ میں اللہ تعالیٰ نے بذات خود خاصیتیں رکھی ہیں، کیونکہ جب خود حضور اکرم ﷺ صلاۃ الحاجت کی دعا کے طور پر یہ تلقین فرمائیں کہ ان اسمائے حسنیٰ ہی کا ذکر کرو تو اس کے پیچھے ضرور کوئی راز پنہاں ہوگا۔ (اسمائے حسنیٰ جلد اول ص:۳۲۳)

امام ابو العباس احمد بونی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء میں اپنے فضل و کرم، عدل و قہر، رحمت و مغفرت کے اسرار ودیعت کئے ہیں جن کا اظہار ان اسماء کے ذریعے ہوتا ہے۔طالب جب کسی اسم کا ذکر کرتا ہے تو اس وقت اس کے اسرار ورموز طالب پر جلوہ گری کرتے ہیں۔ (شمس المعارف۔ص:۴۰۱)

ہم نے جامع ترمذی شریف کی روایت میں آنے والے اسماء الحسنی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کو مرتب کیا ہے اس لئے اگر کسی کتاب میں اسماء الحسنی کی ترتیب اس کے خلاف نظر آئے تو اسے جامع ترمذی شریف کے علاوہ کی روایت سمجھا جائے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہِ صمدیت میں دعا ہے کہ اپنے جمیع اسماء حسنیٰ کی برکات سے دارین کی کامیابیاں نصیب فرمائے اور اپنی ابدی رضا و قرب عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

فقیر جناب احمد حسین شاہ صاحب اور جناب شیخ عابد بخاری صاحب کا انتہائی شکر گزار ہے جنہوں نے دن رات کی محنت سے اس کتابچہ کی تصحیح فرمائی۔اللہ تعالیٰ انہیں دارین کی کامیابیاں عطا فرمائے۔

احقر

فقیر محمد یونس قادری عفا اللہ عنہٗ

۷ رمضان المبارک ۱۴۳۷ ہجری/ ۱۳ جون ۲۰۱۶ء بروز پیر

اَللّٰہُ

وہ ذات جوتمام کمالات کی جامع اورتمام نقائص سے پاک ہےیعنی حیران کردینے والا، اعداد:۶۶،طبیعت: جلالی،عنصر: آتشی، خاصیت: جملہ امور دین ودنیا۔

یہ اسم اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء میں عظیم اسم ہے جوایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جوالوہیت کی تمام صفات مثلاً: ازلی حیات، علم، قدرت سب کو جامع ہے۔ یہ اسم تمام اسماء میں خصوصیت کا حامل ہےاورکسی اور پر حقیقی یا مجازی طور پراستعمال نہیں ہوتا؛ اس لئے کہ اللہ نام ہے اس ذاتِ واجبُ الوجود کا جوتمام حمدوثنا کا حق دار ہے، اسم اعظم بھی یہی اسم مبارک ہے، حقیقی وجود بھی اسی کا ہے باقی تمام اسماء اسی کے دَر سے وجود حاصل کرتے ہیں۔

وہ اللہ جس کی محبت کے بغیر روحوں کوسکون نہیں، اس کے ذکر سے غافل قلوب کوقرارنہیں، عقلیں اس کی معرفت کے بغیر پاکیزہ نہیں، اس کی توفیق کے بغیر نجات نہیں، اس کی قربت کے بغیر دل زندہ نہیں ہوسکتے، اس کی اجازت کے بغیر حکم نافذ نہیں ہوتا، اس کی ہدایت نہ ہوتو گمراہ راہ نہیں پاتا، مصیبت ٹل نہیں سکتی بغیر اس کی رحمت کے، کسی کام کا آغاز نہیں ہوتا بغیر اس کے نام سے، کوئی کام پورا نہیں ہوتا بغیر اس کی مدد کے، اس کی محبت کے بغیر زندگی پھیکی، اس کے دیدار وخطاب کے بغیر جنت بے مزہ، ہر اعتبار سے تمام کمالات میں یکتا، ثناخواں اس کی تعریف کا حق ادانہیں کرسکتے بلکہ اس کی تعریف تو وہی ہے جوخود اس نے اپنے لئے منتخب فرمائی۔

اللہ رب العزت احسان کرنے والے ہیں احسان کوپسند فرماتے ہیں، وہ قدردان ہیں قدردانوں کوپسند کرتے ہیں، جمال والے ہیں جمال کو پسند کرتے ہیں، پاک ہیں پاکی کوپسند کرتے ہیں، سخی ہیں سخاوت کوپسند کرتے ہیں، تَوّاب ہیں توبہ قبول کرتے ہیں توبہ کرنے والوں کوپسند کرتے ہیں، دوسروں کے عیوب پر پردہ ڈالنے والے ہیں پردہ پوشی کرنے والوں کوپسند کرتے ہیں، حیاوالے ہیں اس بات سے ان کوحیا آتی ہے کہ کسی سفیدریش مسلمان کوعذاب دیں یاان کی طرف اٹھے ہوئے ہاتھ خالی لوٹادیں۔

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اسم اعظم لفظ ''اللہ'' ہی ہے، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو اس مبارک نام سے پکاریں تو آپ کے دل میں کسی اور کا خیال تک نہ آئے۔ (المرقات شرح المشکاۃ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ)

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لفظ ''اللہ'' ہی کو اسم اعظم فرمایا ہے۔ (شرح اسمائے حسنیٰ جلد اول ص: ۲۴ تا ۳۳)

ایک عورت نے قاضی سے استغاثہ کیا کہ میرے شوہر نے میرے اوپر ایک اور عورت سے نکاح کرلیا ہے۔ قاضی نے کہا کہ تجھے اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لئے حسب مرضی دو، دو۔ تین، تین۔ چار، چار عورتیں مباح کردی ہیں۔ عورت بولی قاضی صاحب حجاب وحیا مانع نہ ہوتی تو میں اپنا حسن آپ کو دکھاتی اور پھر پوچھتی کہ جس کا حسن وجمال ایسا ہو، کیا اس سے رخ موڑ کر کسی دوسرے سے مشغلہ کرنا جائز ہے؟

عورت کا یہ قول ایک اہل دل نے سنا تو چیخ مار کر بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ کچھ دیر کے بعد ہوش میں آیا تو کہنے لگا کہ میں نے ایک ہاتفِ غیبی کو یہ ندا دیتے ہوئے سنا کہ کیا اس عورت کی بات تو نے نہیں سنی؟! اگر عظمت وکبریائی کا حجاب نہ ہوتا تو میں تم کو اپنا جمال وجلال دکھاتا جس کی سمائی کسی مقابل میں نہیں اور پھر تم سے پوچھتا کہ جو مجھ سے مشغلہ رکھتا ہے کیا اس کے لئے کسی دوسرے سے مشغلہ رکھنا درست ہے؟ مجھ جیسا کہاں ہے؟ میری مثل کون ہے؟ کوئی میری مثال ہو ہی نہیں سکتا، میری ہی طلب کر، طلب کرے گا تو مجھے پالے گا۔ (تفسیر مظہری جلد ۱۲ ص: ۳۲۹)

اس واقعہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جس ذات کی مثل کوئی نہیں ان کے اسم ''اللہُ'' کے مثل بھی کوئی اسم نہیں۔

علامہ عالم فقری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اللہ کا دوست بننے کے لئے اسم ''اللہُ'' کا وظیفہ لازم ہے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اس اسم کو پڑھنے سے اللہ سے دوستی کا شرف حاصل ہوتا ہے اور پڑھنے والا ولی اللہ بن جاتا ہے کیونکہ جس کسی کو بھی جو کچھ ملا ہے اللہ کے نام کی بدولت ہی ملا ہے۔ لہٰذا جو شخص اللہ کا بندہ بننا چاہے تو اسے چاہیے کہ اس اسم کو گیارہ ہزار مرتبہ صبح وشام یعنی بائیس ہزار مرتبہ پڑھے اور کم از کم سات سال تک پڑھے اگر گن کر نہ پڑھ سکتا ہو تو ایک گھنٹہ فجر کی نماز سے پہلے اور ایک گھنٹہ بعد نماز مغرب اور اسی طرح مغرب کی نماز سے قبل ایک گھنٹہ پڑھے انشاء اللہ باطن کھل جائے گا اور روحانیت حاصل ہوگی اور اللہ کے خاص بندوں میں شمار ہو جائے گا۔ یہ اسم اعظم ہے اس لئے اس کا ورد تمام اسرار ورموز کا خزانہ ہے اور ہر قسم کے فیوض وبرکات کا منبع ہے، جو اس اسم کا ہمیشہ ورد رکھے گا اسے دنیا وآخرت میں کسی چیز کی کمی نہ آئے گی اس اسم کے خواص اور فوائد بے پناہ ہیں۔ (روحانی عملیات ص: ۲۴)

ایک روز حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ قضائے حاجت کے لئے بیت الخلاء تشریف لے گئے وہاں آپ نے مٹی کا ایک پیالہ نجاست آلودہ دیکھا جس پر اسم ''اللہُ'' منقوش تھا۔ آپ نے اس پیالہ کو اٹھایا اور باہر آ کر پانی منگوا کر اپنے دست مبارک سے اس کو دھویا اور اچھی طرح پاک کیا۔ آپ کے خدام نے عرض کیا کہ ہم اس کو پاک کر دیتے ہیں مگر آپ نے قبول نہ کیا پھر اس پیالہ کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اونچی جگہ رکھ دیا اور جب پانی پینے کا ارادہ فرماتے تو اسی پیالہ میں پیتے۔ اس تعظیم کی وجہ سے جناب باری تعالیٰ کی جانب سے ندا آئی کہ جس طرح آپ نے ہمارے نام کی تعظیم کی ہے اسی طرح ہم نے بھی آپ کے نام کو دنیا وآخرت میں معظم بنا دیا ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس عمل نے جس قدر فیوض وبرکات پہنچائے ہیں وہ صد سالہ ریاضت ومجاہدہ سے بھی ناممکن تھے۔

(حضرت مجدد الف ثانیؒ ص: ۲۷۰)

علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری فرماتے ہیں کہ یہ اسم ذات ''اللہُ'' قرآن حکیم میں کم وبیش ستائیس سو ایک (۲۷۰۱) مرتبہ استعمال ہوا ہے اتنی کثرت سے کوئی دوسرا لفظ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا۔ (معارف اسم اللہ ص: ۱۱)

سید محمد راشد روضے دھنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''اللہُ'' اسم ذات ہے اور دوسرے اسماء صفاتی ہیں، اس اسم کے مفہوم میں تمام صفات کے جامع ہونے کا وصف موجود ہے اس لئے دوسرے اسماء کو اللہ کا اسم صفاتی کہا جاتا ہے۔ یہ اسم خاص تعلق کے لئے ہے نہ کہ تخلّق

کے لئے اور عارف کا نصیب اس اسم میں حیرانی اور سرگردانی ہے ۔عبداللہ اس بندے کو کہا جاتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے تمام اسماء کی تجلی کی ہو اس لئے اس کی عبادت سب بندوں سے آگے ہو گی کیونکہ وہ اسم اعظم سے متحقق ہوا ہے اور تمام اسماء سے وصف والا ہوا ہے۔

(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۰۲)

اس اسم مبارکہ کے سوا کسی اور اسم الٰہی کی تکرار اتنی زیادہ نہیں ہوئی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اسم تمام اسماء پر شرف و بزرگی رکھتا ہے،اس کا ذاکر مخلوق سے بے پرواہ رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تمام دینی و دنیاوی حاجتیں پوری فرماتا ہے،یہ اسم روحانی وجسمانی امراض کے لئے شافی ہے، بوقت تہجد کھڑے ہو کر چار ہزار مرتبہ پڑھنے سے بگڑے ہوئے کام سنور جاتے ہیں اور وہ کچھ میسر آتا ہے جو کہ بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں ہوتا۔

(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۸)

تعلق: چونکہ یہ اسم اس ذات کے لئے بولا جاتا ہے جس کا وجود واجب ہے اور الوہیت کی تمام صفات کا گھیراؤ کرنے والا ہے ربوبیت کی تعریف سے موصوف ہے؛اس لئے اس کے سوا کسی اور کی طرف توجہ نہ کریں اور کسی سے امید نہ رکھیں۔

تخلق: یہ اسم تمام اسماء کے فیوض و برکات کا مرکز ہے اس لئے اس کے ذکر کی برکت سے تمام وہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں جو تمام اسماء میں موجود ہیں۔(الدولۃ الکبریٰ۔ص:۳)

حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

☆......ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کہ اسم ''اللّٰہُ'' ایک پاکیزہ چیز ہے جو پاک مقامات کے سوا کہیں قرار نہیں پکڑتی۔(فضل اللقاء۔ص ۶۹)

☆......قابل اعتبار ذکر ازلی یعنی ذکر اسم اللہ ذات ہے جس سے ذاکر کا تمام جسم اور رگ و پوست اور ہڈیاں وغیرہ روشن ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر رہتا ہے۔اسم اللہ ذات کے تصور والے کو خواب یا مراقبہ میں پورا پورا دیدار ہوتا ہے اور اسے معرفت،قرب اور مشاہدۂ حضورِ الٰہی لازوال طور پر حاصل ہوتا ہے۔ذکر کی اصل وصل ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ذکر الٰہی کی بنیاد اسم اللہ ذات کا تصور ہے جب اسم اللہ ذات کا اصل اور روجود ایک ہو جاتے ہیں تو شیطان بھاگ جاتا ہے،کبھی ذاکر کے وجود میں داخل نہیں ہونے پاتا اور ذاکر کو شیطان سے نجات ہو جاتی ہے۔

(فضل اللقاء۔ص ۷۶)

☆......تمام کلام الٰہی،احادیث نبوی،حدیث قدسی اور کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ،سب کچھ اسم اللہ ذات کی شرح ہے۔(فضل اللقاء۔ص ۸۸)

☆......اسم اللہ ذات کی توجہ اور تصرف سے روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔(فضل اللقاء۔ص ۹۱)

☆......اسم اللہ ذات کا تصور باطل کو دور کر کے نور ذات کی طرف لے جاتا ہے۔(فضل اللقاء۔ص ۱۰۳)

☆......مومن عارف کو راہ راز اسم اللہ سے کھلتی ہے۔(فضل اللقاء۔ص ۱۱۶)

☆......جب تک اسم اللہ سے دل میں روشنی نہیں ہوتی اُس وقت تک اس کا نفس اس کے تابع نہیں ہوتا۔(فضل اللقاء۔ص ۱۳۹)

☆......جان لو! کہ جو کوئی تصور اسم اللہ اور ذکر اللہُ کے دائمی ذکر و فکر میں مشغول رہتا ہے،اللہ تعالیٰ اس بندے پر جمالیت کی نظر رحمت کرتا ہے،تو خدا کی نظر جمالیت سے اس کو نور جمال کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور وصال میں نور ربوبیت کا مشاہدہ ہو جاتا ہے۔(گنج الاسرار۔ص ۴۱)

☆......اگر کوئی شخص چاہے کہ کسی حالت میں بھی ایمان اس سے جدا نہ ہو بلکہ زیادہ سے زیادہ چمکتا اور روشن رہے، کبھی سلب نہ ہو اور وہ ہمیشہ قرب، ذکر، معرفت اور وصال الٰہی سے محمود الوجود رہے تو اسے اسم اللہ ذات کا تصور کرنا چاہیے کیونکہ جناب سرورکائنات خلاصۂ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ اسم اللہ ذات کے تصور میں مستغرق رہا کرتے تھے۔ (توفیق الہدایت۔ص ۵۰)

☆......اسم اللہ ذات کے تصور کا مرتبہ موت کے بعد قیامت کے دن معلوم ہوگا، اگر اسم اللہ ذات کے تصور والا بہشت میں آئے تو حور و قصور اسم اللہ ذات کے نور کی چمک سے شرمندہ و شرمسار اور خوار ہو جائیں۔ (توفیق الہدایت۔ص ۵۲)

☆......اسم اللہ ذات کے کلمات کی شرح ہو ہی نہیں سکتی۔ (توفیق الہدایت۔ص ۱۰۳)

☆......واضح رہے کہ نفس کی مخالفت کرنی چاہیے، کیونکہ نفس زیادہ علم پڑھنے، ریاضت، تقویٰ، عبادت، تلاوت، نماز، نوافل، مسائل، علم فقہ، اطاعت، تصرف فی سبیل اللہ، حج اور غزا (جہاد و قتال) سے فنا نہیں ہوتا بلکہ مذکورہ بالا افعال میں سے ہر ایک فعل سے نفس میں فتنہ اور فساد بڑھ جاتا ہے اور اسے فرحت حاصل ہوتی ہے، ہر گز تابع نہیں ہوتا اور نہ مرتا ہے۔ ننگ ناموس کی لذت، غوغا، غلاظت، نجس، نجاست اور دنیاوی غفلت سے یہ منصوبہ باز اور صاحبِ فراست ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نفس حیلہ جو اور مکار ہے اور وہ صرف رجوعاتِ خلق کے حیلہ اور خلوت اختیار کرتا ہے۔ یہ خلوت میں خطرات کا مصاحب اور شیطان کا یگانہ بن جاتا ہے اور رحمٰن سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ نہایت شہرت کی وجہ سے نفس کی قید میں پھنس جاتا ہے۔ یہ یقینی امر ہے کہ نفس دنیاوی دوزخ کے عذاب اور دوزخ کی آگ بڑے شوق اور رغبت سے اختیار کرتا ہے۔ لیکن ایک لحظہ اور ایک دم کے لئے بھی اسم اللہ ذات کا تصور پسند نہیں کرتا۔ نفس کے لئے اسم اللہ ذات کا تصور دوزخ کی آگ سے بڑھ کر ہے۔
(توفیق الہدایت۔ص ۱۲۲)

☆......قلب تین طرح کا ہوتا ہے قلب سلیم، قلب مُنیب اور قلب شہید اور یہ تینوں اوصاف دل میں اسم اللہ ذات کے تصور سے آتے ہیں۔
(توفیق الہدایت۔ص ۱۳۴)

☆......جس وقت بندہ اسم اللہ ذات کے تصور کے ذکر کی تجلیات میں غرق ہوتا ہے تو اسے حضور، مشاہدہ اور دیدار نصیب ہوتا ہے۔
(توفیق الہدایت۔ص ۱۳۶)

☆......تمام انتہائی و ابتدائی مراتب اسم اللہ ذات میں موجود ہیں۔ (توفیق الہدایت۔ص ۱۳۹)

☆......اسم اللہ ذات کی توحید، توجہ، تفکر، تصرف اور تصور کی چابی جس کے ہاتھ میں ہو، وہ جس مکان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کا قفل کھل جاتا ہے۔
(توفیق الہدایت۔ص ۱۷۹)

☆......تصور اسم اللہ ذات روزِ اول طالب کو اس طرح پاک، طیب اور طاہر کر دیتا ہے کہ تمام عمر اسے مجاہدہ اور ریاضت کی احتیاج نہیں رہتی۔
(عقل بیدار۔ص ۳۶)

☆......تصور اسم اللہ ذات کی قوت سے طالب لامکاں میں پہنچ جاتا ہے اور اللہ کی رؤیت اور لقاء سے مشرف ہو جاتا ہے۔ (عقل بیدار۔ص ۶۳)

☆......جس طرح جانور کو جب تک تکبیر اسم اللہ اکبر کی چھری سے ذبح نہ کریں حلال نہیں ہوتا، اسی طرح نفس کو تصور اسم اللہ ذات کی تلوار سے جب تک قتل نہ کیا جائے ہر گز قابلِ معرفت اور لائقِ مشاہدہ و وصال نہیں ہوتا۔ (عقل بیدار۔ص ۶۳)

☆......جو شخص تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے مراقبے میں آجاتا ہے موت کے حالات کا مشاہدہ اس پر کھل جاتا ہے۔ (عقل بیدار ص ۸۷)

☆......جو عالم بے معرفت ہے وہ نادان ہے، جو لوگ مطالعہ میں ساری عمر بسر کر دیتے ہیں وہ نادان بچے ہیں، مرتے وقت ملک الموت کو دیکھ کر تمام علم بھول جاتا ہے حتیٰ کہ ایک حرف بھی یاد نہیں رہتا۔ تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ شیطان عالم ہے کوئی جاہل نہیں اور شیطان تیری موت کے وقت تیرا ایمان سلب کرنے کے لئے تیرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے، اس وقت عاقبت بخیر ہونے کے لئے علم عین ہی مدد کرتا ہے جو اسم اللہ ذات کے تصور سے وجود میں پیدا ہوتا ہے۔ (عقل بیدار ص ۴۴)

☆......وہ کون سی راہ ہے جس میں دونوں جہاں کا تماشا نظر آتا ہے؟ پس جان لو کہ وہ اسم اللہ کا تصور ہے۔ (عقل بیدار ص ۵۲)

اَلرَّحْمٰنُ

بڑی رحمت والا (عام رحمت کرنے والا)، اعداد: ۲۹۸، طبیعت: جمالی، عنصر: خاکی، خاصیت: باعث رحمت جملہ امور۔

بلاتخصیص مذہب و ملت رحم کرنے والی صفت ظاہر رحمٰن سے ہے، دل کی سختی کو دور کرنے اور امور غیب پر مطلع ہونے کے لئے اکسیر ہے، اس اسم کی کثرت سے دل رحمت الٰہی کا خزینہ بن جاتا ہے اور مشکلات کے حل کے لئے نافع ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ ص:۲۰)

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رحمٰن میں مبالغہ زیادہ ہے کیونکہ یہ دنیا اور آخرت کی رحمت کو شامل ہے علاوہ اس کے اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ ص:۵)

سید محمد راشد روضے دھنی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رحمت کے معنی ہیں محتاجوں پر خیر نازل کرنا۔

تعلق: اس اسم سے تعلق کا طریقہ یہ ہے کہ جب معلوم ہوگیا کہ حقیقی مُنعِم وہی ہے تو اسی پر توکل کرے اور اسی کی رحمت کی طرف متوجہ رہے اور کسی سے مدد نہ چاہے اور نہ ہی کسی اور کی طرف منہ کرے۔

تخلق: اس اسم سے تخلق کا طریقہ یہ ہے کہ مخلوق خدا پر رحم کرے اور رحمت کی نظر سے دیکھے اور محتاجوں کے کام اپنی وسعت کے مطابق کرے لیکن غرض اور عوض کے سوا۔ (مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ ص:۷۰۳)

یہ اسم اللہ تعالیٰ کے لئے صفت رحمت کو ذاتی طور پر ثابت کرتا ہے یعنی اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ صفت رحمت اللہ تعالیٰ میں ذاتی طور پر موجود ہے۔ مخلوق کو وجود بخشنا اور پھر اس کی پرورش کرنا اور اس کی ضروریات مہیا کرتے رہنا اس کی رحمت ہی کا کرشمہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ الرحمٰن اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے کسی مخلوق کو رحمٰن کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں ہوسکتا کہ جس کی رحمت عام ہو۔ یہ اسم قرآن مجید میں ۵۷ مرتبہ آیا ہے۔ (شرح اسمائے حسنیٰ جلد اول۔ ص:۵۲)

اَلرَّحِیْمُ

نہایت مہربان، اعداد: ۲۵۸، طبیعت: جمالی، عنصر: خاکی، خاصیت: فلاح دارین کے لئے مخصوص۔

یہ اسم اخروی حاجتوں کو پورا کرنے اور آخرت کی رسوائی سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ اسم رحمٰن اور رحیم کے فرق کی مثال یوں سمجھنی چاہیے کہ

تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے ان کی تمام ضروریات کا انتظام کرنا (مثلاً خوراک، رہائش، آسائش، جسمانی مسرتیں، اولاد وغیرہ) اللہ تعالیٰ کا حسن انتظام ہے، اس انتظام میں وہ کسی مشرک اور موحد کی قید نہیں لگاتا۔ اس کے پسندیدہ پر ظلم کرنے والے اور اس کے احکامات کا صراحۃً انکار کرنے والے سب ہی اس کے حسن انتظام سے مستفید ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یہ صفت لطف عام ہے یعنی اس جگہ وہ رحمن ہے اور اس کی صفت رحیم اپنے مخصوص بندوں سے ہے جو کہ دنیا اور آخرت میں مخصوص ذرائع سے ظاہر ہوتی ہے اور ہوگی۔ یہی وہ صفت ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں سے آخرت میں راضی رہنے اور راضی کرنے کا اعلان فرمایا ہے۔ دنیا میں اس کی اطاعت کرنے والوں کا مضحکہ اڑانے والے جب قیامت میں اس کی صفت رحیم کا مظاہرہ دیکھیں گے تو وہاں بجز ندامت کے ان کے لئے کچھ نہ ہوگا۔

اس اسم کے ذکر سے اللہ تعالیٰ ذاکر کو مخلوق سے بے پرواہ کردے گا، وہ خلائق میں معزز ہوگا اور کشف القلوب نصیب ہوگا۔

(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۲۴)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الرحمٰن وہ ذات ہے کہ جب اس سے مانگا جائے تو عطا کرے اور الرحیم وہ ذات ہے جب اس سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہو جائے۔

الرحیم یعنی اس کی رحمت کامل و مکمل ہے۔ (شرح اسمائے حسنیٰ جلد اول۔ص:۵۱)

یہ اسم ایک سو چودہ (۱۱۴) مرتبہ تو بسم اللہ الرحمن الرحیم میں آیا ہے۔ اس اسم کے ذاکر پر تمام عالم مہربان ہوتا ہے۔ (اللہ ولیۃ الکبریٰ۔ص:۶)

تعلق: اس اسم سے تعلق اس طرح پیدا کیا جائے گا کہ یہ بات ذہن نشین ہو کہ حقیقی انعام کرنے والا اور مطلق نعمتوں کا مالک وہی الرحیم ہے تو اسی پر توکل کرے اور اپنے سب کام اسی کے سپرد کرے اور اپنی توجہ فقط اس کی رحمت کی طرف رکھے، کسی دوسرے سے مدد نہ مانگے۔

تخلق: اس اسم سے تخلق کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رحم کھائے، اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہوتا دیکھے تو اس کو دور کرنے کی سعی کرے، جہاں تک ہو سکے محتاجوں کی حاجت روائی کرے اور اس خدمت میں سوائے نیکی کے ارادہ کے کوئی غرض اور کسی سے معاوضہ کا خیال نہ کرے، اگرچہ صحیح طور پر اس منزل تک پہنچنا انسان کے لئے بے حد دشوار ہے۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ جلد اول۔ص:۶)

اَلْمَلِكُ

حقیقی بادشاہ، اعداد: ۹۰، طبیعت: مشترک، عنصر: خاکی، خاصیت: برائے قیام ملک۔

اس اسم کے ذاکر کو اللہ تعالیٰ ایسی حکمت اور ہیبت سے نوازتا ہے جس کی وجہ سے اس کے کاروبار کو قیام حاصل ہوتا ہے۔

(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۲۵)

الملک وہ ذات ہے جو اپنی ذات اور صفات میں ہر موجود سے مستغنی ہو اور ہر موجود، ہر چیز میں اس کا محتاج ہو۔

تعلق: جب انسان کو علم ہو گیا کہ میرا بادشاہِ حقیقی فقط اللہ تعالیٰ ہے تو اسی کے دروازے کا غلام ہو جائے اور اسی دروازے سے عزت کا خواہاں ہو اور اسی کی فرمانبرداری کرے اور جب یہ جان لے کہ ماسوی اللہ سب اسی کا محتاج ہے اور اسی کے حکم کا تابع فرمان ہے تو ضروری ہے کہ اپنا تعلق اس سے جوڑے اور سب لوگوں سے بے نیاز ہو جائے۔

تخلق: جو شخص اس اسم کا رنگ اپنے اندر لینا چاہے تو اپنے نفس کی مملکت پر قبضہ جمائے، اپنے اعضاء اور سب قوتوں پر غلبہ حاصل کرے اور ان سب کو طاعتِ حق اور شریعت کے تابع بنائے تا کہ یہ اپنے وجود میں بادشاہ بن جائے۔ (شرح اسماءُ اللہ الحسنیٰ ص:۷)

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الملک وہ ذات ہے جو اپنی ذات وصفات میں ہر موجود سے مستغنی ہے۔ یہ اسم مبارک قرآن کریم میں پانچ مرتبہ آیا ہے۔ (شرح اسمائے حسنیٰ جلد اول ص:۶۹)

اَلْقُدُّوْسُ

نہایت مقدس اور ہر عیب سے پاک، اعداد: ۱۷۰ طبیعت: جمالی، عنصر: آبی، خاصیت: قلب کی صفائی اور توجہ الٰہی۔

اس اسم کا ذاکر برائیوں سے بچا رہتا ہے اور اس کا دل حق کی طرف مائل رہتا ہے اور اس کے اندر فرشتوں جیسی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۲۷)

تعلق: اس اسم سے انسان کو اس وقت تک حصہ نہیں ملے گا جب تک جسمانی لذتوں سے باہر نہیں آئے گا محسوسات کی دنیا سے اونچا ہو کر غیر کے نقش سے دل کو اس طرح صاف کرے کہ باطن میں ماسوائے حق کے کچھ باقی نہ رہے۔

تخلق: حضرت علامہ قشیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ پہچان لے کہ اللہ تعالیٰ قدوس (پاک) ہے تو اس کی ہمت بالا ہو گی، اللہ کی بندگی زیادہ کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے گناہوں کی گندگی کو مٹا دے گا۔ (الدّ ولۃُ الکبریٰ ص:۱۱)

اَلسَّلَامُ

سلامتی والا، اعداد: ۱۳۱ طبیعت: جمالی، عنصر: بادی، خاصیت: شفائے امراض وسلامتی۔

اس اسم کا ذاکر کبھی کسی خوفناک مہلک بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا اور اس اسم کی برکت سے ہر قسم کے امرض سے شفایابی حاصل ہوتی ہے اور ذاکر کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔ جو شخص خوف، گھبراہٹ اور دل کی بیماریوں میں مبتلا ہو اس کو ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر صبح وشام پانی پر دم کر کے پلانے سے کامل صحت حاصل ہوتی ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۳۰)

نوٹ:

بیماری کی شفایابی کے لئے اس اسم کو سوالاکھ مرتبہ پڑھ کر مریض کے لئے دعا کرنی چاہیے اور پانی پر دم کر کے یہ پانی مریض کو پینے کی تلقین کرنی چاہیے۔ ہر نماز کے بعد ۱۳۱ مرتبہ معمول بنا لینے سے بھی شفایابی نصیب ہوتی ہے۔

یہ اسم مبارک قرآن مجید میں ایک مرتبہ آیا ہے، امن وسلامتی صرف اسی السلام کی طرف سے ہے ورنہ ہم کیا اور ہماری حفاظت کا سامان کیا۔ السلام وہ ہے کہ جب کسی کو سلامتی دینا چاہے تو موتوں اور ہلاکتوں کے نقشوں کے درمیان بھی سلامتی عطا فرما دے اور اگر وہی سلامتی کا ارادہ نہ فرمائیں تو ظاہری سلامتی اور حفاظت کے سارے نقشے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں بلکہ بسا اوقات وہی ذریعۂ ہلاکت بن جاتے ہیں۔ (شرح اسمائے حسنیٰ جلد اول ص:۷۷)

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو بندہ خود کو دھوکہ بازی، حسد اور برائی کے ارادے سے سلامت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو

گناہوں، نافرمانیوں سے اور جسم کو بداخلاقیات سے محفوظ رکھے گا، اس کی عقل کی شہوت اور غضب سے حفاظت ہوگی۔

کسی بھی سخت بیماری کو دفع کرنے کے لئے ہاتھ میں تسبیح لے کر (۱۳۱ بار) اس طرح اس اسم پاک کو پڑھے کہ تسبیح مریض کے جسم کو لگتی رہے، تسبیح پڑھ کر مریض کے تکیے کے نیچے رکھ دے، تین دن اس طرح عمل کرے انشاء اللہ مریض شفاء پائے گا مگر تسبیح مریض کے سر کے نیچے رکھنی ضروری ہے۔ (الدّ ولۃ الکبریٰ ص:۱۴)

تعلق: اس اسم سے تعلق پیدا کرنے کے لئے یہ یقین رکھنا ہوگا کہ سلامتی صرف اور صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، سلامتی عافیت اور حفاظت صرف اور صرف اللہ ہی سے مانگنی چاہیے۔

تخلق: اس اسم سے تخلق کا طریقہ یہ ہے کہ مخلوق خدا کے لئے امن و سلامتی والا بنے۔

اَلْمُؤْمِنُ

امن و امان عطا فرمانے والا، اعداد: ۱۳۱ طبیعت: جمالی، عنصر: بادی، خاصیت: برائے تحفظ از شریر جن و انس۔

جو شخص جھوٹ بولنے کا عادی ہو اور اپنی اس عادت کو ترک کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ اس اسم کو ہر نماز کے بعد ۱۳۱ مرتبہ پڑھے۔ جھوٹ، چغل خوری اور غیبت سے باز رہے گا۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۳۱)

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ المؤمن وہ خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے جس نے دنیا اور آخرت کی تمام مصیبتوں سے بچنے کے لئے اسباب مہیا کر دیئے ہیں، خواہ وہ مصائب روحانی ہوں یا جسمانی۔ مثلاً بھوک کے صدمہ کو دور کرنے کے لئے اناج پیدا کیا، پیاس کی مصیبت کا ازالہ پانی سے کیا، بیمار کے لئے ادویات اور طبیب بہم پہنچائے، آخرت کے عذاب سے بچنے کے لئے بذریعہ انبیاء علیہم السلام اور کتب سماوی سے راہ نمائی کی۔ غرضیکہ سارے جہاں میں ہر مخلوق کو (نباتات و حیوانات ہوں یا انسان ہوں) ہر مصیبت سے بچنے کے لئے فقط اسی ذات حق جلَّ وعُلا نے اسباب پیدا کیے ہیں۔ لہٰذا المؤمن علی الاطلاق فقط اُسی کی ذات پاک ہے۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ ص:۹)

اس اسم کے ذاکر کو ایسے اخلاق حاصل ہوں گے کہ کسی کو بھی کسی قسم کی تکلیف نہ دے گا بلکہ مخلوق خدا کی پریشانیوں کو دور کرے گا اور تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرتا رہے گا، لوگوں کو سچی راہ دکھا کر ان کو عذاب الٰہی سے امن دلانے کا سبب بنے گا، یہی انبیاء کرام علیہم السلام اور خصوصاً سید الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ اور آپ کے تابعدار علماء وصلحاء کا طریقہ ہے۔ (الدّ ولۃ الکبریٰ ص:۱۶)

امن اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس شہر یا ملک میں امن نہ ہو وہاں آدمی دین و دنیا کا کوئی کام نہیں کرسکتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے کہ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا (سورہ ابراہیم:۳۵)

اے میرے پروردگار! اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا دے۔

یہ دعا سب سے اہم ہے کہ شہر میں امن ہو، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۃ التین میں شہر کی قسم کھائی تو اس کی صفت ''امین'' لائے (وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ) جس سے معلوم ہوا کہ ایک شہر کی سب سے زیادہ عظیم اور اہم صفت جس سے وہ شہر رہنے کے قابل بنے ''امن'' ہے۔

عالم کون وفساد میں امن وامان کا قیام اسی اسم ''المؤمن'' کی ذات سے ہے ورنہ لمحہ بھر کے لئے بھی امن وسلامتی اس عالم کون وفساد میں محال ہے۔
(شرح اسمائے حسنیٰ جلد اول۔ص:۹۵)

تعلق: سالک کا تعلق اس اسم سے اس طرح ہے کہ وہ جانے کہ نفس وشیطان کے شر سے امن دینے والا وہی اللہ ہے اور ظاہری وباطنی شرور سے امن دینے والا بھی وہی ہے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۰۵)

تخلق: انسان اگر اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا مظہر بننا چاہے تو اس کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوقات اس کے شر سے محفوظ رہے بلکہ ہر مصیبت زدہ اپنی دینی اور دنیاوی، روحانی اور جسمانی مصیبتوں کو ٹالنے کے لئے اس کو وسیلہ بنائے۔ (امام غزالیؒ)

اَلْمُهَيْمِنُ

پوری نگہبانی فرمانے والا، اعداد: ۱۴۵، طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: اطلاع حقائق ظاہر و پوشیدہ۔

اس اسم کے ذاکر کا لوگوں کے دلوں میں رعب زیادہ ہوتا ہے، خلق خدا میں اس کا فرمان حجت قرار پاتا ہے، اس اسم کے ذاکر کو حقائق غیب سے مطلع کیا جاتا ہے اور اس کی روح مطمئن اور شاد ہو جاتی ہے۔ جس شخص کو اعلیٰ حکام کی طرف سے خوف وخطرہ ہو یا مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہو لیکن ناکافی شہادتوں کی وجہ سے حق مارا جا رہا ہو یا مخالف ایسی پارٹی ہو کہ جس سے ظاہری مقابلہ کی تاب نہ ہو تو ایسا شخص اس کو کثرت سے پڑھے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۳۳)

اس اسم کے ذاکر کے دل میں نور پیدا ہوگا اور وہ اپنے دل کو منور دیکھے گا اور اس کے اعداد کے موافق پڑھنے والے کو جو بھی واقعات دنیا میں رونما ہونے والے ہوں گے وہ واقع ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ دکھا دے گا اور پتھر دل انسان اس کے آگے موم ہو جائیں گے۔
(الدّ ولۃ الکبریٰ۔ص:۱۹)

تعلق: سالک اس اسم سے تعلق اس طرح پیدا کرے کہ سمجھے میری ظاہری وباطنی تمام حالتوں سے وہ واقف اور نگہبان ہے اور ناشائشتہ کام کرتے وقت شرم کرے۔

تخلق: اس اسم سے تخلق کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کا نگہبان بنے اور اس کی حالتوں سے واقفیت رکھتے ہوئے سب پر غالب رہے تو پھر یہ اپنے نفس کے حق میں مھیمن سمجھا جائے گا اور اگر دوسرے بندگان خدا تعالیٰ کے باطنی حالات پر اپنی خداداد فراست اور قرائن سے اطلاع پا کر پھر ان کو صراط مستقیم پر قائم رکھ سکتا ہے تو وہ پہلے شخص سے زیادہ بلند مرتبہ رکھتا ہے اور اس اسم مھیمن کا مظہر بن جاتا ہے۔
(شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ص:۱۰۔ تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۰۶)

اَلْعَزِيْزُ

سب پر غالب، اعداد: ۹۴، طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: درحصول عزت ورزق۔

اس اسم میں تسخیر قلوب اور اپنی ذات کو مقناطیسی قوت بخشنے کی عجیب وغریب خاصیت ہے، اس کے ذاکر کے اندر ایسی کشش پیدا ہو جاتی ہے کہ دنیا اس کے گرد جمع ہو جاتی ہے، لازم ہے کہ خود کو تکبر سے بچائے۔ جو شخص نگاہوں سے گر گیا ہو یا جس کی عزت داؤ پر لگ چکی

ہو اس کے لیے یہ اسم اکسیر ہے۔(عملیات اسمائے حسنی ۔ص:۳۵)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تمہارا پروردگار روزانہ یہ اعلان کرتا ہے کہ میں ہی عزیز ہوں؛ لہٰذا جو دونوں جہانوں میں عزت کا طالب ہو اسے چاہیے کہ العزیز کی اطاعت کرے (یعنی گناہوں سے بچے)۔(شرح اسمائے حسنی جلد اول ۔ص:۱۱۶)

یہ اسم مبارک قرآن مجید میں باسٹھ (۶۲) مرتبہ آیا ہے، اس اسم کے ذاکر کی اللہ تعالیٰ ہر طرح سے مدد کرتا ہے اور اپنے دربار میں عزت والا بناتا ہے۔ جو شخص دشمن سے تنگ ہو کر سات روز تک ایک ہزار مرتبہ روزانہ اس اسم کو پڑھتا رہے تو اس کا وہ ظالم دشمن خود ہی ہلاک ہو جائے گا۔ میدان جنگ میں (یا لڑائی کے موقع پر) ستر (۷۰) مرتبہ پڑھ کر مخالفین کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے بھاگ جائے گا۔(الدّ ولۃ الکبریٰ ۔ص:۲۰)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عزیز وہ ذات ہے جس میں تین صفتیں پائی جائیں (۱) جس کی نظیر بہت ہی قلیل ہو۔(۲) جس کی طرف حاجت بے حد ہو۔(۳) اس تک رسائی سخت مشکل ہو۔ یہ تینوں صفتیں ذات حق میں بدرجہ اتم و اکمل پائی جاتی ہیں۔ اس کی نظیر قلیل تو کیا ممتنع ہے ہر چیز اپنے حال میں حتیٰ کہ اپنے وجود و صفات اور بقا میں اسی کی محتاج ہے۔

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بغیر اس کی عنایت اور جذب کے اس تک رسائی عالم ناسوت میں تو بجائے خود رہی، محشر اور جنت میں بھی ممکن نہیں ہے۔(شرح اسماء الحسنیٰ ۔ص:۱۱)

تعلق: اس اسم سے تعلق کا طریقہ یہ ہے کہ جان لے کہ عزیز صرف وہی ذات ہے، عزت اسی سے مانگے اور اس کی طاعت اور فرمانبرداری کے سوا کہیں اور عزت تلاش نہ کرے۔

تخلق: اس اسم سے تخلق کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نفس پر غالب ہو، قوت اور زور، نفس اور شیطان پر سخت ہو اور اپنی عزت و آبرو کو طمع و لالچ کے ذریعے دنیاداروں کے دروازے پر نہ گرائے اور ان کے سامنے اپنی ضرورت کو ظاہر نہ کرے اور علم و عمل کی ایسی مثال بنے کہ کسی کو اس کے حال کی خبر نہ مل سکے۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ۔ص:۷۰۶)

اَلۡجَبَّارُ

سب سے زیادہ زور آور (خرابی کو دور کرنے والا)، اعداد:۲۰۶، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: تحفظ اور مغلوبی دشمنان۔

یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے، جبر سے لیا گیا ہے۔ جبر کے معنیٰ ٹوٹے ہوئے کو جوڑنا کسی کے حال کو بہتر بنانا، بلندی اور اونچائی کے معنی میں بھی آتا ہے۔ ان تمام معنیٰ پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔

اسم جبار کے ذاکر پر جس کی نگاہ پڑتی ہے وہ اس کے رعب میں آجاتا ہے، اس کے ذاکر کی خامیاں خوبیاں بن جاتی ہیں، زمانہ اس کی سابقہ خطاؤں کو نظر انداز کر دیتا ہے؛ لہٰذا ایسا شخص جو اپنے گناہوں کی وجہ سے بدنام اور ذلیل ہو چکا ہو اس کے لیے اس اسم کا مسلسل ذکر باعثِ عزت ہوتا ہے، دشمنوں کو مغلوب کرنے کے لئے اس کی خاصیت علمائے فن میں مشہور ہے۔(عملیات اسمائے حسنی ۔ص:۳۷)

اس اسم کے ذاکر کو اللہ تعالیٰ ہر ظالم کے ظلم اور تکلیف سے محفوظ رکھے گا۔ اگر دس ہزار (۱۰۰۰۰) مرتبہ اس اسم کو روزانہ پڑھا جائے تو ذاکر کے دل میں صفائی و نورانیت اور نفس میں پاکیزگی و نیک نیتی پیدا ہوگی، مقاصد میں کامیابی، دشمنوں پر غلبہ اور بڑا مرتبہ حاصل ہوگا۔
(الدّ ولۃُ الکبریٰ ص:۲۲)

یہ اسم قرآن مجید میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔ علامہ طبری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الجبار وہ ذات ہے جو مخلوق کے تمام کاموں کی درستگی کرنے والی ہے اور مخلوق کے لئے ان ہی معاملات کو طے کرنے والی ہے جو ان کے حق میں بہتر ہیں۔

الجبار کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ اس کی سلطنت میں کوئی ایسی چیز واقع نہیں ہوسکتی جو اس کی مراد و چاہت کے خلاف ہو۔ (مرقاۃ:۵/۷۸)

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندے تو بھی کسی بات کو چاہتا ہے اور میں بھی ایک بات چاہتا ہوں اور ہوتا وہی ہے جو میں چاہتا ہوں۔ اگر تو راضی رہے گا میری چاہت پر تو تیری چاہت کے لئے میں کافی ہو جاؤں گا اور تو راضی نہیں ہوا، اس پر جو میں نے ارادہ کیا تو میں تھکا دوں گا تجھے اس چیز کے حاصل کرنے میں جو تیری خواہش ہے مگر ہوگا پھر بھی وہی جو میں چاہوں گا۔
(شرح طیبی:۵/۲۲) (شرح اسمائے حسنیٰ جلد اول ص:۱۲۰تا۱۲۳)

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندوں میں اسم جبار کا مظہر وہ ہے جو خود سب کا متبوع ہو اور اس کو دوسرے کی تابعداری کی ضرورت نہ ہو، دوسروں کو اس کی صورت و سیرت کے اتباع کے لئے مجبور کیا جائے، جو سب کے لئے مؤثر ہو اور خود کسی سے متاثر نہ ہو، جو شخص اس کا مشاہدہ کرے اپنا نفس اسے بھول جائے اور اس متبوع کی ہر ادا پر فدا ہو جائے۔ یہ عزت و شان یہ سربلندی و سرفرازی منعم حقیقی نے فقط سید المرسلین خاتم النبین شفیع المذنبین علیہ الصلوۃ والسلام کو عطا فرمائی ہے۔ اسی لیے ارشاد ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری تابعداری کے سوا چارہ نہ تھا اور میں آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا سردار ہوں، اور یہ بات تعلّی اور فخر سے نہیں کہہ رہا۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ ص:۱۲)

تعلق: سالک ہمیشہ ٹوٹے ہوئے دل اور عاجزی کے ساتھ اللہ کے حضور میں حاضری کا تصور رکھتے ہوئے ہمیشہ احکامِ شریعت کی فرمانبرداری کرے اور اپنی قوت، تدبیر اور اختیار کو چھوڑ کر عبودیت والی صفات سے متصف ہو۔

تخلق: سالک اپنے نفس کو بری خصلتوں میں آگے بڑھنے سے روکے اور اصلاح کے مقام میں رک کر برے احوال کے میدان کو فساد سے صاف کرے اور نفس سرکش پر غالب رہے اور اس کو تقویٰ اور اطاعت میں ہمیشہ مشغول رکھے، خلق خدا کے احوال کو شریعت کے مطابق بنانے میں غالب اور زور والا بنے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ جلد ۴ ص:۲۰۶)

اَلْمُتَكَبِّرُ

بہت بڑائی والا یعنی بہت بڑا، اعداد: ۶۶۲ طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت بزرگی اور دفع اعداء۔

اس اسم کی خصوصیات اسم جبار جیسی ہی ہیں تاہم ایسے لوگوں کے لئے نہایت ہی مفید ہے جو کہ حکومت میں کسی بااختیار عہدے پر فائز ہوں، ان کے لئے اس اسم کی برکت سے عہدے میں استحکام اور افراد میں غلبہ اور حاسدوں سے نجات کا باعث بنتی ہے، اس اسم کو اس کے اعداد کے مطابق پڑھ کر پانی پر دم کر کے مکان یا دکان کے کونوں میں چھڑکنا باعث برکت اور دفع نحوست اور بلاؤں سے نجات کا باعث ہوتا ہے،

جوشخص اس کا باقاعدگی سے ذکر کرے تو ہر سرکش اسکے روبرو ذلیل اور خوار ہوگا، امراء وحکام اس کی بات مانیں گے۔

(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۳۹)

قرآن کریم میں یہ اسم المتکبر ایک مرتبہ آیا ہے۔اس اسم کے ذاکر کو بڑی قدرومنزلت حاصل ہوتی ہے اور کوئی شخص اس کے مقابل کامیاب نہیں ہوتا، بدکردار عورت پر دم کرتے رہنے سے وہ بدکرداری سے تائب ہوجاتی ہے۔(الدّ ولۃ الکبریٰ۔ص:۲۳)

تعلق: اس اسم سے سالک کا تعلق اس طرح ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی پہچانے اور دل کو اللہ کی بڑائی میں مستغرق رکھے اور عاجزی کا راستہ لازم کرلے اوراس کے احکامات کی تابعداری سے منہ نہ موڑے۔

تخلق: سالک کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستے اور ان کے اسباب کے علاوہ دنیاوی لذات کو حقیر جانے اور دنیا اور دنیاوالوں کے سامنے ماتھا نہ جھکائے۔(تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۰۷)

اَلْخَالِقُ

پیدا فرمانے والا، اعداد:۷۳۱، طبیعت: جلالی، عنصر: خاکی، خاصیت: نورِقلب و اولاد۔

یہ اسم بے پناہ برکات اور تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی خاصیت رکھتا ہے، اس اسم کے ذکر کی برکت سے ذہن کی صلاحیتوں کو جلاملتی ہے اور قلب کے نور میں اضافہ ہوتا ہے، بے اولاد خواتین وحضرات جو کہ ہر قسم کے علاج سے تنگ آچکے ہوں ان کے لئے اس اسم کی برکتیں بہت خاص ہیں۔(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۴۱)

تعلق: سالک کا تعلق اس اسم سے اس طرح ہوگا کہ یادالٰہی میں وہ نظر عبرت لینے میں مشغول رہے۔(تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۰۷)

تخلق: سالک تمام کمالات کا حصول اسی ذات پاک خالق سے حاصل کرے جو کہ مرئی (نظر آنے والی) اور غیر مرئی (نظر نہ آنے والی) تمام قوتوں کا خالق ہے۔(راقم)

اَلْبَارِئُ

ٹھیک بنانے والا، اعداد:۲۰۴، طبیعت: مشترک، عنصر: آتشی، خاصیت: طمانیت قلب اور قوت برداشت۔

اس اسم کا ذاکر عذاب قبر میں مبتلا نہیں ہوتا، فرشتے اس کو اللہ کے حکم سے ریاض قدس میں لے جاتے ہیں اور بندہ اپنے رب کی رحمتوں سے فیض یاب ہوتا ہے۔اس اسم کی برکت سے ذاکر میں بے پناہ قوت برداشت اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے اور محنت کا کام کرنے والوں کے لئے یہ اسم بہت مفید ہے، اس اسم کی برکت سے ذاکر کو اللہ تعالیٰ اسرار غیب سے مطلع فرماتا ہے۔

(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۴۳)

تعلق: سالک اس اسم سے تعلق اس طرح رکھے کہ ہر کام ٹھیک طریقے پر کرنے کی کوشش کرے۔

تخلق: حقوق اللہ اور حقوق العباد کے معاملے میں ادائیگی کا پیمانہ ٹھیک ٹھیک رکھے۔(راقم)

اَلْمُصَوِّرُ

صورت بنانے والا، اعداد: ۳۳۶ طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: علاج برائے زن عقیمہ (بانجھ عورت کا علاج)۔

اس اسم کے ذاکر کو اپنے فن میں زبردست ترقی نصیب ہوتی ہے، نئے نئے خیالات اور جدتیں اس کے فن میں دکھائی دیتی ہیں، اس اسم کی خاص روحانیت زن عقیمہ کو نافع ہے چنانچہ ایسی عورت جو بانجھ ہو اس کے لئے اس کا ورد نہایت ہی باعث رحمت اور شفا ہے، اللہ تعالیٰ اس اسم کی روحانیت سے اولاد کی نعمت عطا فرماتا ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۴۵)

یہ اسم قرآن مجید میں ایک مرتبہ آیا ہے انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ حسین ہے، ظاہر کے اعتبار سے بھی اور باطن کے اعتبار سے بھی؛ اسی لئے انسان کو عالم اصغر کہا جاتا ہے کہ سارے عالم میں بکھری ہوئی چیزیں اس کے وجود میں جمع ہیں اور جس طرح المصور نے چاہا ان کو بنا دیا، کوئی دو شخص بھی ایسے نہ ملیں گے جن کی آواز اور رنگ وروپ میں کوئی امتیاز نہ ہو، ابتدائے عالم سے آج تک برابر نئی نئی صورتیں اور بولنے کے نئے نئے طریقے نکلتے چلے آرہے ہیں اور اس کے خزانے میں کبھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور یہ کتنی بڑی نشانی حق تعالیٰ کی قدرت عظیمہ کی ہے۔ (شرح اسمائے حسنیٰ جلد اول۔ص:۱۶۴)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ ہر صورت کو دیکھ کر اس کے مصور کی یاد تازہ کرے اور ہمیشہ اسی نظر وفکر میں رہے۔ (شرح اسماءُ اللہ الحسنیٰ۔ص:۱۴)

تخلق: سالک کو چاہیے کہ ہر کام کی ظاہری وباطنی صورت کو اچھا بنا کر رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر پیش کرے۔ (راقم)

اَلْغَفَّارُ

گناہوں کا بہت زیادہ بخشنے والا، اعداد: ۱۲۸۱ طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: مغفرت اور معافی۔

یہ نہایت مبارک اور جلیل القدر اسم ہے جو کہ گناہوں کی سیاہی دھونے کے لئے اکسیر ہے، مردے کو اس کا ثواب پہنچانے سے اس کے عذاب میں کمی ہو جاتی ہے، اس اسم کے وسیلے سے جو مانگا جائے وہ لازمی ملتا ہے۔ جو لوگ اپنے حال پر قابو نہ رکھ سکیں وہ اس اسم کے ذکر کی برکت سے اپنے حال پر قابو پائیں گے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۴۷)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''الغفار'' وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کی کمزوریوں اور گناہوں پر دنیا میں تو پردہ ڈالے رکھتی ہے اور آخرت میں ان کو سزا دینے سے بھی درگزر کرتی ہے۔ (شرح اسمائے الحسنیٰ جلد اول۔ص:۱۷۲)

تعلق: انسان جانے کہ جب اللہ تعالیٰ ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے تو اس کی بخشش اور رحمت سے ناامید نہ ہو اور گناہ گار کو دور کرنے اور واپس کرنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ جب معلوم ہو گیا کہ وہ عیبوں کو ڈھانپنے والا ہے تو اس کی نعمت کا شکر ادا کرنے سے غافل نہ رہے اور نہ ہی مغرور بنے اور نہ ہی توبہ کرنے میں دیر کرے کیونکہ زندگی پر اعتماد نہیں ہے۔

تخلق: مخلوق کے گناہوں سے دور رہے اور ان کے عیب ڈھانپے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عیب ڈھانپے اور بخشے ہیں اس لئے یہ مخلوق کے ساتھ وہی معاملہ کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ کیا ہے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۲۰۸)

اَلْقَهَّارُ

سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا، اعداد: ۳۰۶، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: برائے ترک علائق دنیا و مقہوری اعداء۔

گناہوں کے تعلقات سے نجات پانے، محبت الٰہی بڑھانے، دشمن کو خوار کرنے کے لئے اس اسم کا ذکر اکسیر ہے، جس شخص کو دشمن پریشان کرتے ہوں وہ فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اس کو پڑھے اور پریشانی میں مبتلا ہر نماز کے بعد ورد کرے، حد درجہ بارعب اور مستجاب الدعوات بننے کے لئے اس اسم کی کثرت کرنی چاہیے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۴۹)

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قہار وہ ذات ہے جو اپنے بڑے بڑے جابر دشمنوں کی کمر توڑ دے بلکہ ہر موجود اس کے زور کے تابع اور قبضہ میں عاجز ہو۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ ص:۱۵)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ کی قہاریت کو پہچانے اور نفس کے مکر اور اللہ تعالیٰ کے ناگہانی قہر سے ڈرنے والا ہو، اور خوف الٰہی سے اس کے لطف و کرم کا ملتجی بنے۔

تخلق: دین کے دشمنوں اور شیطان پر غالب رہے اور ان کے آنے کے راستے اپنے وقت و حال کے منہ سے بند کر دے کہ صحیح راستے سے باہر نہ جاسکیں اور سب سے بڑے دشمن نفس کو قلب کے نور سے مطیع کر کے فرمانبردار بنائے۔ ادب اور سنت چھوڑنے اور بے ہودگی میں مشغولی کرنے کی وجہ سے نفس کو اور شریعت کی حدیں توڑنے کی وجہ سے مخلوق کو جھڑک اور مار سے ادب سکھائے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۰۹)

اسم قہار کو ۱۰۰ امرتبہ نوے دن تک پڑھے اول و آخر ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھے، یہ عمل ہر مشکل کے حل کے لئے تیر بہدف ہے۔ (راقم)

اَلْوَهَّابُ

بے غرض بخشنے والا، اعداد: ۱۴، طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: برائے توسیع رزق و مراتب۔

اس اسم کے ذکر کی برکت سے فقر و فاقہ اور شدید تنگدستی دور ہو جاتی ہے۔ وسعت رزق، تسخیر قلوب، اجتماع مخلوق، حصول ملازمت اور حصول مقاصد کی تکمیل کے لئے اکسیر ہے۔ اس کا ذاکر بادشاہوں جیسی زندگی گزارتا ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۵۱)

تعلق: انسان جانے کہ مطلق وہاب وہی ہے اس کے سوا کسی سے طمع نہ رکھے اور ہر چیز اسی سے مانگے خواہ چھوٹی ہو یا بڑی۔

تخلق: جو کچھ ہاتھ میں ہو اسے دنیا و آخرت کے فائدے کے بغیر اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر دے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۰۹)

اَلرَّزَّاقُ

رزق دینے والا، اعداد: ۳۰۸، طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: وسعت رزق۔

اس اسم کے ذکر کی برکت سے رزق کے بند دروازے کھل جاتے ہیں، گھر کی بے برکتی دور ہو جاتی ہے اور کاروبار میں برکت ہو جاتی ہے۔ بے روزگار کو ملازمت مل جاتی ہے اور وہ کچھ حاصل ہوتا ہے کہ گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۵۱)

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رزاق وہ ذات ہے جس نے رزق پیدا کیا اور اپنی مخلوق تک پہنچایا اور ایسے اسباب سمجھا دیئے جن سے ہر شخص بخوبی اپنی حاجت پوری کر سکے۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مثلاً گیہوں، چاول اور سبزی پیدا کی اور انسان کو اتنی عقل دی جس کے باعث وہ ان سے مختلف چیزیں بنا سکے اور طرح طرح کی لذتیں حاصل کر سکے۔

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رزق کی دو قسمیں ہیں: (۱) جسم کا رزق، مثلاً: اناج، میوہ جات وغیرہ۔ (۲) روح کا رزق، مثلاً علوم ومعارف وغیرہ۔ یہ دوسری قسم کا رزق پہلی قسم سے بدرجہا بہتر ہے کیونکہ پہلی قسم فانی کو تقویت دیتی ہے اور چند روزہ زندگی میں اسے راحت پہنچاتی ہے اور دوسری قسم ابدالآباد کی زندگی کا زادِ راہ ہے۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ص:۱۷)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ رزق کے انتظار کی امید اللہ کے سوا کسی سے نہ رکھے اور تنگ دل نہ ہو کیوں کہ ذمہ اللہ نے لیا ہے اور کسی کے سامنے اس بارے میں کوئی شکوہ وشکایت نہ کرے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ اپنے ہاتھوں کو جسمانی اور قلب وزبان کو روحانی رزق کا تقسیم کرنے والا بنائے اور مخلوق خدا کے درمیان جسمانی وروحانی رزق کو پہنچانے میں مخلوق اور خالق کے درمیان واسطہ بنے جیسے کہ مال خرچ کرے اور تعلیم وارشاد اور خیر کی دعا کرے اور اس کے زیر کفالت وتربیت جو لوگ ہوں ان پر معیشت کو وسیع کرے، ان پر نفقہ تنگ نہ کرے اور مہمان کے آنے پر ترش رو نہ ہو کیونکہ وہ اپنا رزق تیرے دسترخوان پر کھاتا ہے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۰)

اَلْفَتَّاحُ

کھولنے والا، اعداد: ۴۸۹، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: کھولنے والا، فتح دینے والا۔

یہ اسم تمام مشکل امور کو کھولتا ہے، راہ سلوک کے سالکین کی قبض کی کیفیت کو بھی کھول دیتا ہے، یہ اسم معرفت کے دروازے کی کنجی ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۵۷)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ تمام کاموں کی کامیابی کے حصول میں اللہ کو فَتَّاح جانے اور اسی سے امید رکھے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ طالبوں کے لئے خیر کے دروازے کھولے اور مظلوموں کی مدد کرے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۱)

اَلْعَلِیْمُ

سب کچھ جاننے والا، اعداد: ۱۵۰، طبیعت: جمالی، عنصر: خاکی، خاصیت: حصولِ معرفت وامورِ پوشیدہ۔

اس اسم کی برکت سے جاہل بھی عالم بن جاتا ہے کیونکہ اس کو غیب سے علوم عطا کیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے دل کو کھول دیتا ہے اور اس پر وہ کچھ منکشف فرما دیتا ہے جو کہ کتابوں میں نہیں ملتا اور غیب سے وہ کچھ عطا فرماتا ہے کہ جس پر سارا زمانہ ناز کرتا ہے اور ایسی حکمت عطا فرماتا ہے کہ جید علماء کو عاجز کر دیتا ہے، اس اسم کے ذاکر کو کشف القلوب وقبور حاصل ہو جاتا ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۵۷)

یہ اسم مبارک قرآن مجید میں ۱۵۷ مرتبہ آیا ہے۔ حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علیم وہ ذات ہے جس کا علم تمام ظاہری و باطنی، پوشیدہ وعلانیہ، ممکن و ناممکن، آسمان و زمین، ماضی، حال، مستقبل تمام کو شامل ہے۔ اللہ رب العزت سے کوئی بھی چیز مخفی نہیں۔

(شرح اسماء الحسنیٰ جلد اول۔ص:۲۳۸)

تعلق: سالک کو چاہیے کہ وہ جانے کہ ظاہری و باطنی حقیقتوں کو اللہ ہی جانتا ہے۔

حضرت مفتی محمد صدیق خاکخیلی رحمتہ اللہ علیہ المعروف منٹھار فقیر فرمایا کرتے تھے کہ وہ (اللہ) خود ہی جانتا ہے اپنی حکمت کو۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ دینی علم حاصل کرنے اور کمال تک پہنچنے میں مشغول رہے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۱)

اَلْقَابِضُ

تنگی کرنے والا، اعداد: ۹۰۳، طبیعت: جلالی، عنصر: بادی، خاصیت: حصول معرفت۔

جو اس اسم کا ذاکر ہوگا اسے موت کی سختی معلوم نہ ہوگی، جملہ امور میں عزت ملے گی اور معرفت الٰہی کے دروازے اس پر کھل جائیں گے، اس اسم کے ذاکر میں ایسا جلال پیدا ہو جاتا ہے کہ فاسق لوگ اس سے دور بھاگتے ہیں۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۵۹)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو قابض جانتے ہوئے قبض کے وقت صبر کرے اور بسط کا امیدوار رہے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس کے عذابوں سے مخلوق خدا کو ڈرائے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۲)

اَلْبَاسِطُ

فراخی کرنے والا، اعداد: ۷۲، طبیعت: جمالی، عنصر: بادی، خاصیت: وسعت رزق۔

اس اسم کے ذکر کی برکت سے ترقی رزق، وسعت کاروبار بکثرت ہوتا ہے۔ اس کا ذاکر کبھی تنگ دست، محتاج اور فقر و فاقے میں مبتلا نہیں ہوتا۔ جو محتاج اس کو اپنا شعار بنالے وہ غنی ہو جائے گا اور جو ذلیل اس کو پڑھے گا طبقہ اشراف میں سرخیل ہو جائے گا۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۶۱)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو باسط جانتے ہوئے بسط پر شکر کرے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۲)

تخلق: انسان کو چاہیے کہ خود اس اسم کا مظہر بنے اور خلق خدا کے لئے اپنی بساط کے مطابق دل کشادہ رکھے۔ (الدولۃ الکبریٰ۔ص:۴۱)

اَلْخَافِضُ

پست کرنے والا، اعداد: ۱۴۸۱، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: دفع دشمناں و آسیب۔

اس اسم کی روحانیت عموماً دفع دشمناں اور آسیب میں مددگار ثابت ہوتی ہے، اس اسم کے ذاکر کے پاس شیاطین اور شریر جنات نہیں آتے اور آسیب اس کے عامل کو دیکھتے ہی بھاگ جاتے ہیں، اس اسم کا ذاکر جلالی کیفیت کا حامل اور مستجاب الدعوات ہوتا ہے۔

(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۶۳)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو خافض جانتے ہوئے مرتبہ سے نیچے آنے کی پناہ مانگے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ باطل، دین کے دشمن اور نفس کو نیچے کرے اور خود کو ہر چیز سے کمتر سمجھے۔ تکبر، غرور، بڑائی اور خود پسندی سے کنارہ کشی کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ بلندی سے گرا کر پست کرنے پر قادر ہے۔ (الدولۃ الکبریٰ۔ص:۴۲) (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۳)

اَلرَّافِعُ

بلند کرنے والا، اعداد: ۳۵۱، طبیعت: جمالی، عنصر: بادی، خاصیت: بلندی مراتب اور وسعت مال۔

یہ اسم بلندی مراتب، استحکام مرتبہ اور وسعت رزق و دولت اور بقائے دولت کے لئے مفید اور موثر ہے، اس اسم کے ذاکر کی زندگی کے تمام امور میں بے پناہ خیر و برکت ہوگی۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۶۵)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو رافع جانتے ہوئے برادران دین اور مشائخ اہل یقین کا رتبہ اپنے سے بلند سمجھے اور اپنا درجہ سب سے کمتر جانے تاکہ اپنے محاسن پر نظر نہ پڑے اور دوسروں کے عیوب نظر نہ آئیں۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ص:۲۱)

تخلق: انسان کو چاہیے کہ دین کے خدمت گاروں کی مدد کرے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۳)

اَلْمُعِزُّ

عزت دینے والا، اعداد: ۱۱۷، طبیعت: جمالی، عنصر: خاکی، خاصیت: عظمت و ہیبت۔

اس اسم کا ذاکر ممتاز ہوتا ہے، خلائق میں عزت ملتی ہے، جملہ امور میں ترقی کرتا ہے، مخلوق اس کے در کی گدائی کرتی ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۶۷)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ عزت صرف اللہ ہی سے مانگے، مخلوق کے ہاں عزت کا سامان نہ ڈھونڈے۔

تخلق: ہر انسان کو چاہیے کہ دوسرے انسان کی عزت و تکریم کرے، کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور ایسے اعمال کرے جن سے انسان عزت والا کہلاتا ہے۔ (شرح اسمائے حسنیٰ جلد اول۔ص:۲۷۳)

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عزت و ذلت کی باگ دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے، جس شخص یا قوم کو چاہے بام عروج پر پہنچائے اور جسے چاہے قعر مذلّت میں گرائے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ان اسباب وعلل کا پتہ لگائیں جس سے ان کی حکومت بہ محکومی، رفعت بہ پستی، عزت بہ ذلت، اتحاد بہ اختلاف، نظام بہ انتشار، تعظیم بہ توہین، اخلاق بہ بداخلاقی متبدّل ہو گئے ہیں۔ ان تمام مصائب کا باعثِ اصلی اِعراض عَن الدّین ہے۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ص:۲۳)

اَلْمُذِلُّ

ذلیل کرنے والا، اعداد: ۷۷۰، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: تذلیل ظالم۔

اس اسم کے ذاکر کا دشمن برباد ہوتا ہے، دشمنوں کو مقہور اور ذلیل کرنے میں اس اسم کی خاصیت بہت نمایاں ہے بشرطیکہ ظالم کی

تکلیف شرعی امور تک پہنچ گئی ہو محض انا کی خاطر اس سے کام لینے والا دنیا اور آخرت میں برباد ہوگا۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۶۸)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ ذلت سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور نافرمانی سے بچے کہ اس میں ذلت و خواری ہے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے کفر و گمراہی اور نفس کی پیروی و جہالت سے ذلیل کیا ہے ان کو ذلیل رکھے جانے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۱۴)

اَلسَّمِیْعُ

سب کچھ سننے والا، اعداد: ۱۸۰، طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: قبولیت دعا۔

قبولیت دعا کے لئے اس اسم کی روحانیت انتہائی مؤثر ثابت ہوتی ہے، اس کے ذاکر کی طرف مخلوق خدا مقناطیس کی طرح کھنچی ہوئی آتی ہے اور عزت اور عظمت میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے، غیبی مخلوق اور ارواح سے گفتگو نصیب ہوتی ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۷۱)

یہ اسم قرآن مجید میں ۴۵ مرتبہ آیا ہے، بندہ کی سماعت کو اللہ تعالیٰ کی صفت سماعت سے کوئی نسبت نہیں، سمیع وہی ہے کہ کروڑوں اصوات اور لاکھوں لغات اور لاتعداد معروضات اس کی سماعت میں خلل انداز نہیں ہوسکتیں، وہ بے زبانوں کی بھی سنتا ہے اور سب کی ضروریات کو بھی نافذ کرتا ہے۔ (شرح اسمائے حسنیٰ جلد اول ص:۲۷۸)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ بہتان، لعن وطعن اور سوء ادب سے بچے کہ وہ سننے والا ہے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ حق کے سننے سے موصوف ہو کیونکہ سمیع کے پرتو سے ہی انسان سنتا ہے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۱۴)

اَلْبَصِیْرُ

سب کچھ دیکھنے والا، اعداد: ۳۰۲، طبیعت: جلالی، عنصر: خاکی، خاصیت: بصارت وحصول مقام۔

اس اسم کے ذکر کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی چشم قلب وظاہر ایسے روشن کرتا ہے کہ جدھر نظر پڑے گی وہ سنور جائے گا، مشاہدۂ انوار الٰہی اور نورانیت قلب کے لئے اس کا ذکر نہایت نافع ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۷۳)

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان کا فرض ہے کہ اپنے دل کے شیشہ کو ہر عیب سے پاک رکھے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی حق تلفی، آبروریزی، دل آزاری کا خیال تک دل میں نہ لائے، ہر وقت اس تصور کو پکائے کہ میرے دل پر ہر وقت ہر گھڑی اس مولیٰ کی نگاہ پڑ رہی ہے، میں اپنے دل کا کوئی راز اس سے چھپا نہیں سکتا، اس تصور کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ آدمی گناہوں سے پرہیز کرتا کرتا انشاء اللہ بالکل ہی پاک ہو جائے گا۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ ص:۲۴)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ حرام کی طرف نظر کرنے سے پرہیز کرے اور دنیا کی تازگی اور زینت کی طرف نگاہ نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی عجیب مخلوق کی طرف نظر کرے اور اس سے عبرت حاصل کرے، مراقبہ کی پابندی کرے اور نفس سے حساب لے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۱۴)

تخلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کو ایسی نظر عطا کی ہو جو کہ اس کے باطن میں دیکھ سکے ان کی عزت کرے اور اپنے اندر اس صفت کو پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ (راقم)

اَلْحَکَمُ

حکم کرنے والا، اعداد: ۶۸، طبیعت: جمالی، عنصر: خاکی، خاصیت: برائے حکام واحکام۔

اس اسم کے ذاکر کی زبان میں شیرینی، متانت وسنجیدگی اور دلیل پیدا ہوتی ہے، اس اسم کی برکت سے تجزیے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے اور ذاکر پر اَسرار کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۷۵)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اس کا حکم مانے اور فرمانبرداری کرے اور اس کی تقدیر پر راضی رہے اور تمام حقوق سے اپنا ذمہ صاف کرے اور مخلوق کے تکرار اور جھگڑے سے دور رہے اور اگر کسی سے جھگڑا ہو جائے تو انصاف کو مدّنظر رکھے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ جھگڑوں کو ختم کرنے اور حکومت کرنے میں عدل وانصاف کرے اور اپنے نفس کو مجاہدے اور ریاضت کا حکم کرے کیونکہ اس سے دین ودنیا دونوں جہاں اچھے ہوں گے۔ (تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۵)

اَلْعَدْلُ

انصاف کرنے والا، اعداد: ۱۰۴، طبیعت: مشترک، عنصر: آتشی، خاصیت: دفع شر ہمہ قسم۔

اس اسم کا ذاکر ہر کام عدل اور میانہ روی سے کرتا ہے اور اگر کسی کے شر پر بدعا کردے تو اللہ تعالیٰ شریر کو تباہ کر دیتا ہے۔ دشمن، آسیب اس کے ذاکر کے قریب نہیں آتے اور اس اسم کے ذاکر کے گھر بلائیں داخل نہیں ہوتیں۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۷۷)

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا عادل ہے جس کا ہر فعل عدلِ محض ہے یعنی اس کا ہر کام بے عیب اور اپنی خوبیوں کے لحاظ سے بہترین ہے۔

حضرت مولانا احمد لاہوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ایک مسلمان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں اور اپنی خوبیوں کے لحاظ سے عمدہ ترین ہے لہٰذا اس کا فرض ہے کہ کسی مصیبت اور رنج میں اللہ تعالیٰ پر اعتراض نہ کرے، جو اس پر گزرے اس پر صابر رہے تیوری نہ چڑھائے بلکہ اس کا شکر بجالائے، مثلاً بیٹا مر جائے تو خیال کرے کہ اس وقت اس کا مرنا ہی بہتر تھا اس لیے مرا، اگر زندہ رہتا تو خدا جانے اس کے باعث مجھ پر اور اس پر کس کس قسم کے وبال آتے، وہ خود بھی بچ گیا اور ہمیں بھی بچا گیا۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ص:۲۷)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے کاموں پر اعتراض نہ کرے بلکہ سب کو صحیح جانے کیوں کہ عادل ظلم نہیں کرتا۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ عدل کرے خاص طور پر اپنی رعیت اور وجود کی بادشاہی میں۔ (تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۵)

اَللَّطِیْفُ

باریک بین، اعداد: ۱۲۹، طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: دفع تنگی وغربت وفاقہ کشی۔

اس اسم کے ذاکر پر مخلوق خدا مہربان رہتی ہے، قیدی اس اسم کا ذکر کرے تو جلد رہائی نصیب ہوتی ہے، رشتے کے لئے پریشان لوگ اس کا ذکر کریں تو اللہ تعالیٰ اچھی نسبت ملا دے گا، تمام جسمانی، روحانی اور نفسیاتی بیماریوں کے لئے اس اسم کا ذکر اکسیر ہے، اس اسم کی برکت سے کشف القلوب اور مستجاب الدعوات کی منزل بھی طے ہوتی ہے اور اسرار غیبی نصیب ہوتے ہیں۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۷۹)

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ اسم لطیف ہی کا لطف ہے کہ بچہ کو ماں کے پیٹ میں تین اندھیروں (وہ پردہ جو بچے پر لپٹا ہوا ہوتا ہے، رحم مادر، شکم مادر) کے اندر بناتا ہے، اس کی وہاں حفاظت کرتا ہے، ناف کے ذریعے غذا پہنچاتا ہے، پھر جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے ماں کا پستان چوسنا الہام کرتا ہے۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ص:۲۸)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو دلوں کے ارادے سے باخبر جانتے ہوئے اپنے ظاہر و باطن کو مکر و فریب اور بری عادتوں سے بچانے کے لئے نگاہ میں رکھے۔

تخلق: انسان کو چاہیے مخلوق خدا کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۶)

اَلْخَبِیْرُ

ہر امر سے باخبر، اعداد: ۸۱۲، طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: اطلاع از اسرار پوشیدہ۔

اس اسم کے ذکر کی برکت سے اللہ تعالیٰ امور غیب سے مطلع کرتا ہے اور علم و فضل میں بے پناہ اضافہ کرتا ہے، رات کو سوتے وقت اس اسم کے اعداد کے مطابق پڑھنے سے خواب میں جو چاہے معلوم ہو جاتا ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۸۱)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ کے علم کا مراقبہ ہاتھ سے نہ چھوڑے اور انبیاء نے جو خبر دی ہے اس کو دل سے مانے اور امر و نہی بجالائے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ دین کی باتوں سے باخبر رہے اور باریک بین بنے اور جو کچھ قلب اور قالب میں ڈالے اس پر باخبر رہے اور نفس کے خطرات سے بہت زیادہ آگاہ رہے اور مخلوق خدا کو بھی نفس کے خطرات سے آگاہ کرے اور اس کے خطرات سے بچنے کی تدبیر بتائے۔

(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۷)

اَلْحَلِیْمُ

نہایت بردبار، اعداد: ۸۸، طبیعت: جمالی، عنصر: آبی، خاصیت: دفع غضب اور تسخیر۔

اس اسم میں امراء و افسران بالا کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کی بے حد تاثیر ہے، اس اسم کے ذاکر میں بے مثال قوت برداشت اور بردباری کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۸۳)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے حلم سے عفو کا امیدوار رہے کہ آخرت میں بھی بخش دے گا اور جب ایسا حلیم کمال قدرت والا سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ عفو کرتا ہے اور نعمت دے کر واپس نہیں لیتا تو چاہیے کہ شکر ادا کرے اور نافرمانی کرتے وقت شرم کرے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ ناپسندیدگی کو دیکھ کر بردباری کرے اور سزا دینے میں جلدی نہ کرے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۷)

اَلْعَظِیْمُ

بڑی عظمت والا، اعداد: ۱۰۲۰، طبیعت: مشترک، عنصر: آبی، خاصیت: حصول عظمت و بزرگی۔

اس اسم کے ذکر کی برکت سے عزت اور عظمت میسر آتی ہے اور ذاکر کی نظر جس پر پڑتی ہے وہ بے ساختہ تعظیم کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۸۵)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو پہچانے اور اپنی جان کو حقیر جانے، امر و نہی کو بجالانے میں مستعد رہے اور اس کی عظمت کو دل میں اس قدر جمائے کہ ذرّے کی بھی کوئی حیثیت نہ رہے۔
تخلق: انسان کو چاہیے کہ ہمت بلند رکھے اور دنیا کی طرف نہ جھکے اور دونوں جہانوں کو عظمت الٰہی کے سامنے جگہ نہ دے اور اچھی صفات حاصل کرے تا کہ عزت اور مرتبہ بڑا ہو۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۷)

اَلْغَفُوْرُ

گناہ مٹانے والا، اعداد: ۱۲۸۶، طبیعت: جمالی، عنصر: خاکی، خاصیت: برائے پردہ پوشی۔
اس اسم کے ذاکر کو اللہ تعالیٰ بخش دے گا، چاہے اس کے گناہ ان گنت ہوں۔
تعلق: انسان کو چاہیے کہ ہمیشہ اس بارگاہ الوہیت کی طرف دل کی توجہ رکھے جو کہ تمام تقصیرات کو معاف فرمانے والا ہے۔
تخلق: انسان کو چاہیے کہ مخلوق خدا کی زیادتیوں کو معاف کرنے کا شیوا اپنائے۔ (الدولۃ الکبریٰ۔ص:۵۶)

اَلشَّکُوْرُ

قدردان، اعداد: ۵۲۶، طبیعت: جمالی، عنصر: خاکی، خاصیت: برائے شفائے امراض۔
اس اسم کا ذاکر اللہ تعالیٰ کے ہاں شکر گزاروں میں گنا جاتا ہے اور اس کی برکت سے کبھی کسی مرض میں گرفتار نہ ہوگا، اس کے ذاکر کی موت ایسی ہوگی جس پر ایک عالم رشک کرے گا۔ کسی دوا پر دم کرنے سے اس میں شفا کے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۸۷)
تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو انسان کی اطاعت کرنے پر بہت زیادہ اجر و ثواب دینے والا جانے اور اس کی اطاعت، ثنا اور شکر ادا کرے۔
تخلق: انسان کو چاہیے کہ نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنے اور جو شخص احسان کرے اس کے ساتھ مکافات اور شکریہ کا معاملہ کرے (یعنی جیسا اس نے احسان کیا ہے ویسا ہی اس کے ساتھ احسان کرے) اور اگر مکافات نہ کر سکتا ہو تو کم از کم اس کو دعا دے اور "جَزَاكَ اللهُ خَيْراً" کہے (اللہ تعالیٰ تجھے اچھا بدلہ دے)۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۸)

اَلْعَلِيُّ

بلند مرتبہ والا، اعداد: ۱۱۰، طبیعت: جمالی، عنصر: خاکی، خاصیت: حصول مراتب۔
اس اسم کے ذکر کی برکت سے حکمت نصیب ہوتی ہے، مرتبہ میں اضافہ ہوتا ہے اور مخلوق مسخر ہوتی ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۸۹)
تعلق: انسان کو چاہیے کہ عقلی قیاس اور فکری ترتیب کو اللہ تعالیٰ کی ذات کی حقیقت کی طرف راستہ نہ دے اور وہ "ایسا" ہے "ویسا" ہے کے الفاظ کو اس کی پہچان کے راستے سے ہٹا دے اور عاجزی کا اقرار کرے اور منتہائے معرفت بھی یہی ہے کہ خود کو امر و حکم کے غلبہ کے نیچے نابود جانے اور تعلیم و فرمان کے ماننے میں آگے آئے۔
تخلق: انسان کو چاہیے کہ علم و عمل کو حاصل کرنے میں اس قدر کوشش کرے کہ کمال میں ہم جنس سے مرتبہ و مقام اوپر ہو جائے، البتہ یہ ضرور ہے کہ جس قدر ترقی پائے گا انبیاء علیہم السلام کے درجہ تک نہیں پہنچ سکے گا کیونکہ ان کا درجہ سب سے بلند ہے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۹)

اَلْکَبِیْرُ

بڑی شان والا،اعداد:۲۳۲،طبیعت:جمالی،عنصر:خاکی،خاصیت:عزت وحصول بزرگی۔

اس اسم کے ذکر کرنے والے میں ایسی تسخیر پیدا ہوگی کہ وہ خود حیران رہ جائے گا اور لوگ اس کی عظمت اور بڑائی پر انگشت بدنداں رہ جائیں گے،جو ماتحت اپنے افسر سے پریشان ہو اس کے لئے اس اسم کا ذکر باعث تقویت ہے،جنات اس اسم کے ذاکر سے بھاگتے ہیں اور کرامات کا صدور ہوتا ہے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۹۱)

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اَلْکَبِیْرُ سے مراد صاحبِ کبریا ہے،کبریا سے مراد ذات کا کمال ہے اور ذات کا کمال وجود کے کمال سے ہوتا ہے،وجود کا کمال دو چیزوں پر منحصر ہے ازلی اور ابدی پر۔(شرح اسماء اللہ الحسنیٰ ص:۳۲)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی سے بڑائی بڑھائے فضیلت اور کمال میں مخلوق سے زیادہ۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ صفات کمال میں اس قدر کمال پیدا کرے کہ جو اس کی صحبت میں آئے کچھ نہ کچھ فیض لے کر جائے۔

(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۲۰)

اَلْحَفِیْظُ

نقصان سے بچانے والا،اعداد:۹۹۸،طبیعت:جمالی،عنصر:خاکی،خاصیت:تحفظ آسیب و دشمن۔

اس اسم کے ذاکر کی اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے اور کسی نقصان سے اس کا واسطہ نہیں پڑتا،باقاعدگی سے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ ارواحِ مقدسہ سے شرف گفتگو نصیب کرتا ہے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۹۳)

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حفیظ وہ حافظ ہے جو نظام عالم کی ہر چیز کو محفوظ رکھتا ہے باوجود یکہ وہ آپس میں متضاد اور ایک دوسرے کی دشمن ہوں مثلاً آگ اور پانی،گرمی اور سردی،رطوبت(تری) اور یبوست(خشکی)،اجسام مرکبہ انہیں مختلف اجزاء سے مرکب ہوتے ہیں لیکن باوجود ایک دوسرے کے دشمن ہونے کے وہ ذات انہیں ایک ہی قالب میں حد اعتدال پر رکھتی ہے تاکہ کوئی دشمن دوسرے کو فنا نہ کرنے پائے اور متضاد اجزاء سے مرکب اجسام کو ٹھیک طور پر چلانا یہ حفیظ ہی کا کام ہے۔(شرح اسماء اللہ الحسنیٰ ص:۳۳)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ تمام آفات و بلیات سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ شریعت کے احکامات کو مدّنظر رکھے،اعضاء کو گناہ سے اور قلب کو ماسوی اللہ سے پاک رکھے اور عاجزوں کی نگہبانی کرے،قرآن مجید اور حدیث شریف کا حافظ بنے اور ان کے معنیٰ دل میں یاد رکھے۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۲۱)

اَلْمُقِیْتُ

قوت دینے والا،اعداد:۵۵۰،طبیعت:جمالی،عنصر:آتشی،خاصیت:صبر اور رضائے الٰہی۔

اس اسم کا ذاکر صدمے سے محفوظ رہتا ہے،مخلوق پر غلبہ حاصل رہتا ہے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۹۵)

مُقیت کے لغوی معنی تین ہیں:

ا......قادرومقتدر۔ ۲......حاضرونگران۔ ۳......روزی تقسیم کرنے والا۔(شرح اسمائے حسنٰی جلد اول۔ص:۳۷۶)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ قوت(روحانی وجسمانی) اللہ تعالیٰ سے مانگے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ بھوکوں کو کھانا کھلائے،غافلوں کو سمجھائے اور اپنے نفس کے حال پر واقف ہو اور اس کی اصلاح پر قادر رہے۔

(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۲۱)

اَلْحَسِیْبُ

کفایت کرنے والا،اعداد:۸۰،طبیعت:مشترک،عنصر:آتشی،خاصیت:امان حصول مدعا۔

اس اسم کا ذاکر مستجاب الدعوات ہوتا ہے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۹۷)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ سب کاموں میں اسی پر توکل کرے کیونکہ وہی کفایت کرنے والا ہے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ ضرورت مندوں کے کام آئے۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۲۲)

اَلْجَلِیْلُ

بلند مرتبے والا،اعداد:۷۳،طبیعت:جلالی،عنصر:آتشی،خاصیت:عزت وحصول منزلت۔

اس اسم کے ذاکر کی شہرت کبھی ماند نہیں پڑتی،ہر ظالم اور بدخواہ اس اسم کے ذاکر سے خوف کھاتا ہے،اس کا ذاکر صاحب کرامت اور غلبہ وہیبت والا ہوتا ہے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۹۹)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو جلیل برحق اور جمیل مطلق جانے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرے۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۲۳)

تخلق: انسان اپنے نفس کو کمال سے موصوف بنائے،باطنی صفات کو درست کرے،بداخلاقیوں سے باز آئے تاکہ جلیل اور جمیل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوقات سب اسے دوست رکھیں۔(شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ص:۳۶)

اَلْکَرِیْمُ

کرم کرنے والا،اعداد:۲۷۰،طبیعت:جمالی،عنصر:خاکی،خاصیت:توسیع رزق وعظمت۔

اس اسم کا ذاکر اللہ کے دوستوں میں شمار ہوتا ہے،اس کی عزت وشہرت میں اضافہ ہوتا ہے،بنا مشقت رزق نصیب ہوتا ہے،تمام امور میں خیر اور کشادگی نصیب ہوتی ہے،یہ اسم حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے معمول میں تھا اور اسی کی برکت کے باعث آپ کو"کرم اللہ وجہہٗ" کہا جاتا ہے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۰۱)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے کرم اور عفو وسخا کا شکر کرنا وظیفہ بنالے اور کریم کی دوستی دل میں رکھے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ کرم کرنے میں سعی کرے اور اس صفت سے موصوف ہونے کے لئے تکلیف اٹھائے تاکہ اس میں سے سارا یا کچھ حاصل ہو، نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ اس صفت سے موصوف ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ﷺ ہی اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْن ہیں۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۲۳)

اَلرَّقِیْبُ

نگاہ رکھنے والا، اعداد: ۳۱۲، طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: برائے دفع دشمن۔

اس اسم کی برکت سے سحر لمحوں میں باطل ہو جاتا ہے اور سامنے والے کا حال کھلی کتاب کی طرح ملاحظہ ہوتا ہے، حفاظت حسن و جمال اور ترقی مراتب اور حفاظت ہمہ قسم کے لئے باعث ڈھال ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۰۳)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اپنا نگہبان بنے اور نفس کے مکر و فریب کو غالب ہونے سے بچنے کے لئے نظر میں رکھے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو نگہبان جانتے ہوئے نفس کے راستے بند کرے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۲۵)

اَلْمُجِیْبُ

قبول فرمانے والا، اعداد: ۵۵، طبیعت: جمالی، عنصر: بادی، خاصیت: قبولیت دعا۔

اللہ تعالیٰ اس اسم کے ذاکر کی ہر دعا قبول فرماتا ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۰۷)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ پہلے امر و نواہی میں اپنے رب کے حکم کی اجابت کرے یعنی ہر حکم کی تعمیل کرے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ بندوں میں اسی صفت مجیب (قبول کرنے والا) کا اظہار کرے کہ ہر سائل کی حاجت روائی کرے بشرطیکہ استطاعت ہو ورنہ نرمی سے جواب دے دے۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ص:۳۸)

اَلْوَاسِعُ

وسعت بخشنے والا، اعداد: ۱۳۷، طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: برائے وسعت رزق و مرتبہ و فتوحات۔

اس اسم کی برکت سے عمر میں برکت نصیب ہوتی ہے، علم و فضل میں اضافہ ہوتا ہے، ہر مہم میں کامیابی ہوتی ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۰۹)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو علم و قدرت اور غنا کی کشادگی کے ساتھ پہچانے اور عجز و فقر سے اس کی پناہ مانگے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۲۶)

تخلق: انسان کو چاہیے کہ علوم و معرفت میں وسعت پیدا کرے، اپنے دل اور ہاتھوں کو کشادہ رکھے، گردش ایام اور جاہلوں کی ایذا سے تنگ دل نہ ہو غرضیکہ ہر شخص سے حسن سلوک سے پیش آئے۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ص:۳۹)

اَلْحَکِیْمُ

بڑی حکمتوں والا، اعداد: ۷۸، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: دفع قرض و مصیبت۔

اس اسم کا ذاکر علم و حکمت سے گویا ہوتا ہے، کاروبار میں تنگی و قرض کے شکار حضرات کے لئے اس کا ورد مفید ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۰۵)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو حکیم جانتے ہوئے اس کے حکم پر راضی رہے اور یقین جانے کہ اس کے کام میں ضرور کوئی نہ کوئی حکمت رکھی ہو گی چاہے اس پر فی الحال ظاہر نہ ہو اور اس کے کام پر اعتراض کرے اور نہ ہی اس سے ناراض ہو کیونکہ وہی حاکم مطلق ہے، انسان کو چاہیے

کہ حقیقت کو سمجھنے کے لئے اسم حکیم کے فیض کی طرف متوجہ ہو۔
تخلق: انسان کو چاہیے کہ قوت نظری و علمی کو اچھی کرنے کے لئے کوشش کرے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۲۶)

اَلۡوَدُوۡدُ

محبت کرنے والا، اعداد: ۲۰، طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: اضافہ محبت و الفت۔
اس اسم میں باہمی محبت کے اضافے کی بڑی تاثیر ہے، اس اسم کے ذاکر میں کشش پیدا ہوتی ہے اور مخلوق خدا بے ساختہ اس کی جانب متوجہ ہو جاتی ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۱۱)
تعلق: انسان کو چاہیے کہ وہ تمام مخلوقات کے لئے وہی چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے اور اس سے بھی اعلیٰ درجہ اس شخص کا ہے جو دوسرے کو اپنے نفس سے بھی زیادہ ترجیح دے، چنانچہ ایک بندۂ باخدا کا مقولہ ہے کہ ''میں چاہتا ہوں کہ دوزخ پر پل بن جاؤں میرے اوپر سے بندے گزریں اور انھیں دوزخ کی آنچ نہ آئے''۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ص:۴۱)
تخلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے خیر کو پسند کرے۔

اَلۡمَجِیۡدُ

بزرگی والا، اعداد: ۵۷، طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: برائے شفاء۔
اس اسم کا ذاکر صاحبِ تصرف ہو جاتا ہے، قبولیت خلق اور شفا کی بڑی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس عورت کا حمل ضائع ہو جاتا ہو وہ اس اسم کا ذکر کرے انشاء اللہ حمل محفوظ رہے گا۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۱۳)
تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی ثنا کرے اور اس کا شکر ادا کرنا نہ چھوڑے۔
تخلق: انسان کو چاہیے کہ مخلوق کو فیض پہنچائے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۲۸)

اَلۡبَاعِثُ

مُردوں کو اٹھانے والا، اعداد: ۵۷۳، طبیعت: مشترک، عنصر: آتشی، خاصیت: نورانیتِ قلب و حصول مقاصد۔
یہ اسم دل کو زندہ کرنے اور قلب میں نورانیت پیدا کرنے کے لئے اکسیر ہے، اس کا ذاکر اسباب سے بے نیاز ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی قدرت کاملہ سے جمیع امور آسان فرما دیتا ہے، پابند شرع رہنے والا ذاکر اس کو پڑھ کر زمانے میں قطب کا درجہ حاصل کر لیتا ہے، امراض قلب کے لئے ہر نماز کے بعد پانی پر دم کر کے پئیں۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۱۵)
تعلق: انسان کو چاہیے کہ غفلت کی نیند سے بیدار ہو کر ہوشیار ہو جائے اور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی سے بیزار رہے اور قیامت کے دن کو یاد کرے اور خود کو آخرت کے کاموں میں مشغول رکھے۔
تخلق: انسان کو چاہیے کہ مردہ دل کو جہالت کی قبر سے جو کہ بڑی موت ہے اُٹھائے اور علم سے جو کہ ابدی حیات کا سبب ہے زندہ کرے اور غافل کو غفلت کی نیند سے جگا کر ہوشیار کرے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۲۸)

اَلشَّھِیۡدُ

حاضر،موجود۔اعداد:۳۱۹،طبیعت:مشترک،عنصر:بادی،خاصیت:راہِ ہدایت پر گامزن کرنا۔

جس شخص کا دل فسق وفجور میں مبتلا ہووہ اس اسم کا ذکر کرے اللہ تعالیٰ اسے راہِ ہدایت عطا کرے گا۔(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۱۸)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اپنے اعمال پر اللہ تعالیٰ کے حاضر ہونے سے غافل نہ رہے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ عدل اور تزکیہ وتصفیہ کے حاصل کرنے سے دنیاوآخرت کے گواہوں میں سے ہو اور اللہ کے ایک ہونے اور انبیاء علیہم السلام کے ارشادات پر شاہد ہو۔(تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۲۰)

اَلۡحَقُّ

سب صفتوں سے ثابت،اعداد:۱۰۸،طبیعت:مشترک،عنصر:آتشی،خاصیت:حصولِ گم شدہ،اسبابِ پاکیزگی نفس۔

اس اسم کا ذاکر سچائی پر رہتا ہے اور شرع کے مخالفین سے بیزار ہوتا ہے،دین میں سخت اور رویے میں نرم ہوتا ہے،گم شدہ اسباب اور مال کے لئے اس کا ورد بہتر ہے،بے گناہ گرفتار قیدی کے لئے بھی مفید ہے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۱۹)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ تمام موجودات کو نیست اور باطل جانے اور ان کی یاد دل سے بھلا دے اور ان کی جگہ اللہ تعالیٰ کی یاد دل میں رکھے، بلکہ اللہ کی یاد میں ایسا ڈوب جائے کہ غیر کی طرف توجہ ہی نہ جائے اور نہ ہی ان سے امید رکھے اور نہ ہی ان سے ڈرے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ حضورِ دل سے شریعت کی پابندی کرے اور یادِ الٰہی میں مستغرق ہوجائے۔(تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۳۰)

اَلۡوَکِیۡلُ

کارسازِ حقیقی،اعداد:۶۶،طبیعت:جمالی،عنصر:خاکی،خاصیت:جملہ مقاصد ومقہوریٔ دشمناں۔

اس اسم کے ذاکر کا اللہ تعالیٰ غیب سے کفیل ہوتا ہے،نصرت ذاکر کا نصیب اور حکمت ودانائی اس کا خاصہ ہوتی ہے،اس اسم کے ذاکر سے دشمنی رکھنے والا بری طرح ذلیل وخوار ہوگا۔(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۲۳)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے تمام کام اس کے اختیار میں دے دے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ عاجزوں کے کاموں میں اس طرح کوشش کرے کہ گویا ان کا وکیل ہے۔(تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۳۰)

اَلۡقَوِیُّ

مکمل قوت رکھنے والا،اعداد:۱۱۶،طبیعت:جلالی،عنصر:آتشی،خاصیت:حصول قوت وغلبہ بردشمن۔

اس اسم کا ذاکر کسی سے بھی ذہنی وجسمانی اور روحانی طور پر مغلوب نہ ہوگا،طاقت اور قوت میں اضافہ ہوتا ہے،اس اسم کے ذاکر سے

دشمن ہمیشہ خوف زدہ رہتے ہیں اور کبھی مقابلے پر نہیں آتے۔ (عملیات اسمائے حسنی ص:۱۲۱)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ سے قوت ومدد مانگے اور خود کو اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا مطیع اور فرمانبردار جانے اور بے ادبی اور جرأت کے وقت اس کی قوت اور قدرت سے ڈرے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ نفس کی خواہش پر قوی اور غالب رہے، دین کے معاملے میں سخت ہو اور شرعی حکموں کو جاری کرنے میں سستی نہ کرے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۳۱)

اَلْمَتِیْنُ

مضبوط قوت والا، اعداد: ۵۰۰، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: اضافۂ شیرِ مادر، شفقتِ شاہاں۔

اس اسم کے ذاکر کو قوت اور توانائی کی تاثیر نصیب ہوتی ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۱۲۵)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے رشتۂ عبودیت مضبوطی سے قائم رکھے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ دین میں سخت ہو اور جو گمراہ کرنے کا ارادہ کرے اس سے اثر نہ لے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۳۱)

اَلْوَلِیُّ

سرپرست، مددگار۔ اعداد: ۴۶، طبیعت: جمالی، عنصر: خاکی، خاصیت: اطلاع اسرار وحقائق غیبی۔

اس اسم کے ذکر کی برکت سے اللہ تعالیٰ ذاکر کو مقامِ ولایت عطا کرتا ہے، ارواح مقدسہ سے گفتگو نصیب ہوتی ہے، اسرار غیبی پر اطلاع ملتی ہے، مخلوق خدا اس کی طرف مسخر ہوتی ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۱۲۷)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ ایمان کی شاخوں کو کمالیت سے حاصل کرے اور خود کو اللہ تعالیٰ کی دوستی کے لائق بنائے اور تمام کاموں میں مدد اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے اور اس کی دوستی کا شکریہ ادا کرے اور دوسروں کی طرف التفات نہ کرے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دوستوں کو دوست رکھے اور دین کی مدد کرنے کی کوشش کرے اور مخلوق کے کاموں میں سعی کرے اور اس اسم سے مشرف ہو کر ولی اللہ بنے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۳۲)

اَلْحَمِیْدُ

تمام تعریفوں کا حق دار، اعداد: ۶۲، طبیعت: جمالی، عنصر: خاکی، خاصیت: حصول خصائل محمودہ۔

اس اسم کے ذاکر سے لوگ محبت کرتے ہیں؛ اس لئے کہ ذاکر میں اخلاقی اور روحانی صفات پیدا ہوجاتی ہیں، جس شخص کی زبان فحش گوئی کی عادی ہو اسے چاہیے کہ اس اسم کا کثرت سے ذکر کرے، سرکش جانوروں اور بدکار عورتوں کے لئے یہ اسم بہت نافع ہے کسی چیز پر دم کرکے کھلائیں۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۱۲۸)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والا بنے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۳۳)

تخلق: انسان کو چاہیے کہ کمال حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اپنے عقائد، اخلاق، اعمال اور اقوال کو محمود رکھے کہ ان میں کسی قسم کا میل نہ رہے اور یہ خوبی سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اور ان کے ماسوا اولیاء کرام اور علماء عظام میں بھی اپنے اپنے درجہ کے لحاظ سے پائی جاتی ہے۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ص:۴۶)

اَلْمُحْصِیُ

ہر چیز کو شمار کرنے والا، اعداد: ۱۴۸، طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: برائے آسانی روزِ جزاء و حسابِ قبر و امراض نسیاں۔

اس اسم کی برکت سے عذاب قبر اور آخرت کے حساب و کتاب میں نرمی ہوتی ہے، اس اسم کا ذاکر کبھی حساب میں پریشان نہیں ہوگا، اس اسم کے ذاکر کی اولاد سلامت رہے گی، اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۳۲)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اپنے خیال و نگاہ میں یہ بات رکھے کہ اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ اپنے نفس سے حساب کرے اور اس میں سستی نہ کرے تا کہ اپنے ظاہر و باطن کے اعمال سے واقف ہو۔

(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۳۳)

اَلْمُبْدِئُ

عدم سے وجود میں لانے والا، اعداد: ۴۷، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: کامیابی برائے حصول اولاد۔

اس اسم کے ذاکر پر اشیاء کی ماہیت کھل جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کی جانب سے حکمت عطا ہوتی ہے، اولیاء اللہ میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۳۳)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرے اور اس کی رضامندی تلاش کرے اور معاش کی نعمت کے شکریہ کے ساتھ جس سے اس جہان (ناسوتی) کی زندگی ہے معاد کا کام سنوارے جو کہ اس جہان کی زندگی ہے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ اچھے کام کرنے کی کوشش کرے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۳۴)

اَلْمُعِیْدُ

دوسری بار پیدا کرنے والا، اعداد: ۱۲۴، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: ضائع شدہ اشیاء کی واپسی۔

اس اسم کے ذاکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال رہتی ہے اور ذاکر ہر قسم کے نقصان اور ضرر سے محفوظ رہتا ہے۔ گم شدہ چیز کے لئے پڑھنے سے وہ چیز مل جاتی ہے، کہیں چیز رکھ کر یا کسی کو دے کر بھول گیا ہو تو بھی اس اسم کے پڑھنے کی برکت سے مل جاتی ہے۔

(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۳۵)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ ہر ایک معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کہیں نہ جانے پائے کیونکہ تمام نظام عالم کی ابتداء و انتہا اسی کے قبضہ میں ہے لہٰذا

جو ملے گا اسی سے ملے گا۔(شرح اسماء اللہ الحسنیٰ ص:۴۷)

تخلق: ہر حال میں شکر الٰہی بجا لائے اور صالح کاموں میں زندگی گزارے۔(راقم)

اَلْمُحْیِیْ

زندہ کرنے والا، اعداد:۶۸، طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: نورانیت قلب وتصرف۔

اس اسم کے ذاکر کے قلب میں نور پیدا ہوتا ہے، اس اسم کی نورانیت بہت تیز ہے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۱۳۸)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ حیات ابدی کے حاصل کرنے کے لئے حیات فانی کو صرف کرنے سے حیاتی کی نعمت کا شکرانہ ادا کرے اور زندگی اور موت میں کسی سبب کو مؤثر نہ سمجھے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول میں نفس کو مارنے کی سعی کرے اور طالبوں کے قلوب کو ہدایت کے نور سے زندہ کرے اور ان کے نفوس کو گمراہی کے اندھیرے سے بچائے۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۳۵)

اَلْمُمِیْتُ

موت دینے والا، اعداد:۴۹۰، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: اطاعت نفس و دفع دشمن۔

اس اسم کی برکت سے نفس مسخر ہوتا ہے، قلب کی کدورت دور ہوتی ہے، اس اسم کے ذاکر میں اعلیٰ درجہ کی قوت برداشت پیدا ہوتی ہے، اس کی عظمت سے دشمن مغلوب رہتے ہیں۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۱۳۹)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اپنی زندگی اور موت کو اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں سمجھے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسی موت مانگے کہ خاتمہ ایمان پر نصیب ہو۔(شرح اسمائے حسنیٰ جلد دوم۔ص:۱۳۵)

اَلْحَیُّ

ہمیشہ زندہ رہنے والا، اعداد:۱۸، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: حصول شفاء وتحفظ۔

اس اسم کی برکت سے دل زندہ رہتا ہے، عمر میں برکت ہوتی ہے، ذکر کی لذت میں اضافہ ہوتا ہے، بیماری سے شفا ملتی ہے، اس کا ذاکر لوگوں کے لئے پارس بن جاتا ہے جو اس سے ملتا ہے اللہ والا بن جاتا ہے، جو شخص چاہے کہ اس کا نام اللہ کے دوستوں میں لکھا جائے وہ کثرت سے اس اسم کا ذکر کرے، جو چاہے کہ کسی مرض کہنہ سے شفا ملے وہ اس کو کثرت سے پڑھے، جس عورت کا حمل گر جاتا ہو یا بچے مر جاتے ہوں وہ بھی اس کا ذکر کثرت سے کرے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۱۴۱)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو زندہ جانتے ہوئے اسی پر توکل کرے کسی اور پر نہیں؛ کیونکہ جو کسی مخلوق پر بھروسہ کرتا ہے تو احتمال ہے کہ ضرورت کے وقت اس کی امید ضائع ہو جائے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے زندہ ہو کر ہمیشہ کی زندگی پائے۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۳۵)

اَلْقَیُّوْمُ

قائم رہنے ورکھنے والا،اعداد:۱۵۶،طبیعت: جلالی،عنصر: آتشی،خاصیت: قبولیت دعاوحصول راحت وکشف القلوب۔

دلوں کومسخر کرنے،عزت اور عظمت حاصل کرنے کے لئے یہ اسم بہت خوب ہے۔اس اسم کے ذاکر کااللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی تصرف بحال رکھتا ہے،اس کے ذکر کی برکت سے ہر شے سے حفاظت ہوتی ہے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۴۳)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو قائم بالذات سمجھے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ مخلوق خدا کے کام بنائے۔(تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۳۶)

اَلْوَاجِدُ

ہر چیز کا پانے والا،اعداد:۱۴،طبیعت: جمالی،عنصر: خاکی،خاصیت: برائے حصول نورِقلب وفراوانی رزق۔

رزق حلال اور جائز ذرائع سے دنیاکی نعمتوں کے حاصل کرنے کے لئے یہ اسم بہت موزوں ہے،اس اسم کے ذاکر کی ہر بات سنی جاتی ہے عزت ہوتی ہے احترام ملتا ہے،مقروض اس اسم کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ قرض کا بار اتار دیتے ہیں۔(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۴۵)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مدنظر رکھے اور اپنی ضرورت کو اس کی بارگاہ میں پیش کرے۔(تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۳۷)

تخلق: جن کمالات کی انسان کو ضرورت ہے ان کے حاصل کرنے میں سعی تام کرے تاکہ اپنی مراد اور مقصود کا واجد ہو اور بفضل خدائے تعالیٰ ماسوا اللہ سے مستغنی ہو جائے۔(شرح اسماءاللہ الحسنیٰ۔ص:۴۹)

اَلْمَاجِدُ

بزرگی اور بڑائی والا،اعداد:۴۸،طبیعت: جمالی،عنصر: خاکی،خاصیت: حصول نورِقلب و باطن۔

یہ اسم باطنی قوتوں کو جلا دینے کے لئے اکسیر ہے،اس کا ذاکر مخلوق خدا کو پیارا ہوتا ہے،اس کے حکم پر لوگ چلتے ہیں۔

(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۴۷)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے اور اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنا نہ چھوڑے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ بزرگی حاصل کرنے میں علم،عمل اور خُلق کو اچھی طرح حاصل کرے اور اس کی عطا سے فیض دے۔

(تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۳۷)

اَلْوَاحِدُ

اکیلا اپنی ذات وصفات میں،اعداد:۱۹،طبیعت: جلالی،عنصر: بادی،خاصیت: درشفائے بیماری وفتوحات۔

اس اسم کا ذاکر بے خوف،دین میں غیر متزلزل اور شریعت پر کاربند ہوتا ہے،اس کی زبان حق کا اعلان ہوتی ہے،فاسق اور فاجر اس سے خوف زدہ رہتے ہیں،اس اسم کے ذاکر کو غوث اور قطب کا مرتبہ نصیب ہوتا ہے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۴۹)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ جان لے اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اس کی طرف متوجہ رہے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔
(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۳۷)

تخلق: انسان کو چاہیے کہ فضل و کمال میں یگانہ روزگار ہو کر رہے اور جس طرح خدائے قدوس وحدہٗ لا شریک لہٗ الوہیت میں یکتا ہے اسی طرح یہ فرائض عبودیت کے ادا کرنے میں یکتا ہو۔ (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ص:۵۰)

اَلْاَحَدُ

اپنی ذات میں یکتا، اعداد: ۱۳، طبیعت: جلالی، عنصر: بادی، خاصیت: برائے فتوحات ظاہری و باطنی۔

اس اسم کی برکت سے انسان مشکلات کی قید سے نکل جاتا ہے۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا واقعہ مشہور ہے کہ آپ ایک کافر امیہ بن خلف کے غلام تھے وہ آپ کو سخت گرمی میں دوپہر کے وقت تپتی ہوئی ریت پر سیدھا لٹا کر آپ کے سینہ پر پتھر کی چٹان رکھ دیتا تھا تاکہ آپ حرکت نہ کر سکیں مگر آپ اس حالت میں بھی ''اَحد اَحد'' کہتے تھے آخر اس اسم کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ہاتھوں آزاد فرمایا۔

تعلق: انسان کو چاہیے کہ ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ کو پکارے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ وہ ایک اللہ کے ہونے کا یقین اور مخلوق سے اس اَلْاَحَدُ کے حکم کے بغیر کچھ نہ ہونے کا یقین اپنے دل میں بٹھائے۔
(شرح اسمائے حسنیٰ جلد دوم۔ص:۱۸۰)

اَلصَّمَدُ

بے نیاز، اعداد: ۱۳۴، طبیعت: جمالی، عنصر: خاکی، خاصیت: وسعت رزق و مرتبہ۔

اس اسم کی برکت سے انسان دنیا سے بے پرواہ ہو جاتا ہے، حاجاتِ دین و دنیا خود بخود پوری ہوتی رہتی ہیں، ہاتھ پھیلانے سے نجات مل جاتی ہے، راہ سلوک کے مسافر اس کا ذکر کریں تو بھوک پیاس سے نجات پائیں اور روزے پر روزہ رکھنے کی طاقت نصیب ہو۔
(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۵۱)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ ہمیشہ درگاہ الٰہی کی طرف دوڑے اور اپنے تمام مقاصد و مطالب اسی سے طلب کرے اور اس کو تمام نقائص سے پاک جانے اور مدد و کمال اسی سے مانگے، اس کی طرف سے منہ نہ موڑے، اس سے خوف رکھے اور دوسرے سے نہ ڈرے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ محتاجوں کے کام بنانے میں کوشش کرے اور بری عادتوں سے بچے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۳۸)

اَلْقَادِرُ

ہر چیز پر قادر، اعداد: ۳۰۵، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: برائے غلبہ دشمن و تصرف۔

اس اسم کی برکت سے اللہ تعالیٰ مصیبت و پریشانی دور کرتا ہے، اس اسم کا ذاکر جسمانی نقصان نہیں اٹھاتا، یہ اسم اپنی خاصیت کے باعث کمزور، لاچار اور انتہا درجے کے لاغر مریضوں کے لئے باعث شفا ہے، اس اسم کی برکت سے اللہ تعالیٰ دشمنوں کے لئے خود کافی ہو جاتا ہے۔
(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۵۳)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو قادر بر کمال جانے اور ہمیشہ اس سے ڈرتا رہے اور اس کی مہربانی کی امید رکھے اور جو اس کے ساتھ ظلم کرے اس سے بدلہ لینا چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے کہ وہ خوب بدلہ لینے والا ہے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ نفس کی مخالفت کو بند کرنے میں قادر رہو اور اسی طرح شیطان کی گمراہی سے منع کرنے میں بھی۔

(تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۳۹)

اَلْمُقْتَدِرُ

سب پر پوری قدرت رکھنے والا، اعداد: ۷۴۴، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: حصول قوت وغلبہ بر دشمن۔

اس اسم کے ذاکر کے مخالف پر اللہ تعالیٰ سخت عذاب نازل کرتا ہے، سخت محنت کرنے والوں کے لئے یہ اسم بہت نافع ہے، اس اسم کی برکت سے مخلوق پر غلبہ عطا ہوتا ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۵۵)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو پوری قدرت والا جانتے ہوئے اس کے قہر سے خائف رہے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ نفس اور شیطان کے شر سے بچنے کی مکمل کوشش کرے۔ (تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۳۹)

اَلْمُقَدِّمُ

آگے کرنے والا، اعداد: ۱۸۴، طبیعت: مشترک، عنصر: آتشی، خاصیت: دفع خوف اور کامیابی۔

اس اسم کی برکت سے احساس کمتری اور بے ہمتی دور ہو جاتی ہے اور عالم غیب کے خزانے نصیب ہوتے ہیں، ہر مہم میں کامیابی نصیب ہوتی ہے، حادثے سے حفاظت ہوتی ہے، عزت اور وقار نصیب ہوتا ہے، دعا قبول ہوتی ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۵۷)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اپنی قوت کے دعویٰ سے بیزار ہو اور عمل پر اعتماد نہ کرے، نظر صرف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر رکھے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ نیکی کے کاموں میں خود کو آگے کرے اور نفس و شیطان کو اور جو نیکی کے کاموں میں پیچھے کرنے والا ہو اسے پیچھے کرے اور جن کو اللہ نے مقدم و معظم کیا ہو ان کو قریب کرے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے دور کیا ہو ان کو دور کرے اور حقیر و خوار رکھے۔ (تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۳۹)

اَلْمُؤَخِّرُ

پیچھے ہٹانے والا، اعداد: ۸۴۱، طبیعت: مشترک، عنصر: خاکی، خاصیت: محبت الٰہی و بخشش گناہ۔

اس اسم کی برکت سے ذاکر کے قلب میں اللہ تعالیٰ کی محبت پختہ ہو جاتی ہے، اس اسم کی برکت سے خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے، جو شخص چاہے کہ انوار الٰہی کا مشاہدہ کرے وہ اس اسم کا کثرت سے ذکر کرے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۵۹)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ نیکی کی توفیق ملنے پر اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ برائی کو پیچھے ہٹانے کی کوشش کرے۔ (شرح اسمائے حسنیٰ جلد دوم۔ص:۲۰۳)

اَلۡاَوَّلُ

سب سے پہلا،اعداد:۳۷،طبیعت:مشترک،عنصر:آتشی،خاصیت:حصول ایمان وفرزند۔

اس اسم کی برکت سے قوت ایمانی نصیب ہوتی ہے،بے اولاد شخص اس کے ذکر کی برکت سے صاحب اولاد ہو جاتا ہے۔

(عملیات اسمائے حسنیٰ ۔ص:۱۶۱)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ نیکی کے کاموں میں اولیت حاصل کرے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جب قربانی دینی پڑے تو پہلے خود قربانی دے۔(الدولۃ الکبریٰ ۔ص:۱۱۶)

اَلۡاٰخِرُ

سب سے آخر میں قائم رہنے والا،اعداد:۸۰۱،طبیعت:مشترک،عنصر:آتشی،خاصیت:حصول ترقی ایمان

اس اسم کے ذاکر کے دشمن اس کے سامنے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں،خلق میں معزز اور صاحب عظمت ہوتا ہے،دولت غلام بنتی ہے۔

(عملیات اسمائے حسنیٰ ۔ص:۱۶۳)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ ایسے اعمال کرے جو آخرت میں کام آئیں۔(الدولۃ الکبریٰ ۔ص:۱۱۸)

تخلق:اللہ تعالیٰ کو آخر جانتے ہوئے کسی چیز کو اپنی ملک نہ سمجھے۔(راقم)

اَلظَّاهِرُ

ظاہر،اعداد:۱۱۰۶،طبیعت:مشترک،عنصر:خاکی،خاصیت:استخارہ،شفائے امراض چشم،کشف القلوب۔

یہ اسم استخارہ کے لئے نہایت مبارک ہے،اس کے ذاکر کو غیب کی باتیں پتہ چل جاتی ہیں،امراض چشم کے لئے دوا،یا پانی پر دم کر کے آنکھوں کو لگائے،کثرت سے اس اسم کے ذکر کی برکت سے لوگوں کے دل کھلی کتاب کی طرح پڑھ سکتا ہے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ۔ص:۱۶۵)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ اپنے ظاہر کو شریعت کے ساتھ آراستہ کرے اور باطن کو سنوارے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ آخرت کے کاموں میں آگے رہے اور دنیا کے کاموں میں پیچھے رہے۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ۔ص:۷۴۱)

اَلۡبَاطِنُ

سب سے پوشیدہ،اعداد:۶۲،طبیعت:مشترک،عنصر:خاکی،خاصیت:مطلع از اسرار۔

اس اسم کے ذاکر پر چھپی ہوئی باتیں کھل جاتی ہیں اور مخلوق خدا نہایت عزت کرتی ہے،ذاکر پر حکمت کے دروازے کھلتے ہیں۔

(عملیات اسمائے حسنیٰ ۔ص: ۱۶۷)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ ظاہر کو شریعت اور باطن کو حقیقت کی معرفت کے نور سے منور رکھے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ ظاہر میں مخلوق سے اور باطن میں اللہ تعالیٰ سے مشغول رہے۔(الدولۃ الکبریٰ ۔ص:۱۲۰)

اَلْوَالِی

سب کا مالک، اعداد: ۴۷، طبیعت: مشترک، عنصر: بادی، خاصیت: تحفظ مکان، وتحفظ از بجلی وزلزلہ وحادثہ۔

اس اسم کی برکت سے ہمہ اقسام کی ملکیت زائل نہیں ہوتی، اس اسم کا ذاکر حادثے سے محفوظ رہتا ہے، اس اسم کے ذاکر کی ہر جگہ عزت ہوتی ہے، خلائق میں مقبول ہوتا ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۶۹)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اطاعت الٰہی کو لازم جانے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ خود کو شریعت کے احکامات کے ساتھ مضبوط رکھے اور اپنے وجود کا والی بنے۔ (تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۴۲)

اَلْمُتَعَالِی

مخلوق کی صفات سے برتر، اعداد: ۵۵۱، طبیعت: مشترک، عنصر: بادی، خاصیت: ترقی مرتبہ ودفع شیاطین۔

اس اسم کے ذکر کی برکت سے اللہ تعالیٰ سے جو چاہے پائے، اس اسم کا ذکر باعثِ ترقی مرتبہ ہے اور شیاطین سے محفوظ رکھتا ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۷۱)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ عقلی قیاس کو اللہ تعالیٰ کی ذات حقیقت میں جگہ نہ دے اور عاجزی کا اقرار کرے اور خود کو امرالٰہی کے تابع جانے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ علم وعمل کے حصول میں اس قدر کوشش کرے کہ کمال میں ہم جنسوں سے اوپر ہو جائے۔ (تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۱۹)

اَلْبَرُّ

بڑا محسن، اعداد: ۲۰۲، طبیعت: جمالی، عنصر: خاکی، خاصیت: نجات از پریشانی وحصول مناصب۔

یہ اسم اپنے اندر اسرارِ سرمدی رکھتا ہے جو سمجھ گیا سو پا گیا۔ نعمتیں، راحتیں، رفعتیں، سرخروئیاں، کامیابیاں، عنائتیں، رحمتیں سب اس میں پوشیدہ ہیں، اس اسم کو معمولی نہ سمجھیں یہ خزانے کی چابی ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۲۳)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجالائے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ مخلوق خدا سے احسان ونیکی کا برتاؤ کرے، خصوصاً ماں باپ اور حقداروں اور غیرحق داروں سے بھی۔ (تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۴۳)

اَلتَّوَّابُ

توبہ قبول کرنے والا، اعداد: ۴۰۹، طبیعت: جمالی، عنصر: آتشی، خاصیت: معافی گناہ اور قبول توبہ۔

جو شخص توبہ کرنا چاہتا ہو وہ اس اسم کا کثرت سے ذکر کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کی حالت بدل دے گا اور دوبارہ گناہ کی طرف مائل نہ ہوگا۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۷۵)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ توبہ میں دیر نہ کرے، ہمیشہ امید کا دروازہ بجاتا رہے اور ناامیدی کے دروازے کو بند رکھے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ دوسروں کے عذر قبول کرے۔ (تفسیر مفتاح رشداللہ حصہ چہارم۔ص:۷۴۳)

اَلْمُنْتَقِمُ

بدلہ لینے والا،اعداد:۶۳۰،طبیعت:جلالی،عنصر:آتشی،خاصیت:برائے انتقام ظالم و بد دعا۔

اس اسم کے ذاکر سے لوگ خوف زدہ رہتے ہیں اور اس کا ذاکر صاحب ہیبت و جلال ہوتا ہے،اس کے دشمن ذلیل ہوتے ہیں، جس شخص کو دشمن پریشان کرے وہ اس اسم کو کثرت سے پڑھے اللہ تعالیٰ دشمن سے نجات دے گا۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۱۷۷)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے سزا دینے سے خوف رکھے اور گناہوں سے کنارہ کش ہو جائے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ شریعت کے احکامات میں سستی نہ کرے اور دین کے دشمنوں کو سزا دے اور سب سے بڑا دشمن نفس امارہ ہے اس کی سزا نامرادی ہے اطاعت سے۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۲۴۴)

اَلْعَفُوُّ

معاف کرنے والا،اعداد:۱۵۶،طبیعت:جمالی،عنصر:آتشی،خاصیت:قبول توبہ۔

اس اسم کے ذاکر کو کبھی شرمندہ نہیں ہونا پڑتا،دین و دنیا میں سرخروئی حاصل ہوتی ہے،ہر نعمت کی فراوانی ہوتی ہے،اللہ تعالیٰ اس پر اپنے انعامات اور اعزازات بارش کی طرح برساتا ہے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۱۷۹)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی معافی کا امیدوار رہے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ مخلوق کی تقصیروں کو معاف کرے۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۲۴۴)

اَلرَّءُوْفُ

نرمی کرنے والا،اعداد:۲۸۷،طبیعت:جمالی،عنصر:آتشی،خاصیت:لطف و مہربانی۔

یہ اسم سخت دل کو نرم کرنے کے لئے اکسیر ہے،اس اسم کا ذاکر صاحب کرامت ہوتا ہے اور مخلوق میں سربلند۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۱۸۱)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ اپنے تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ مخلوق خدا کے ساتھ نرمی کا رویہ رکھے۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۲۴۵)

مَالِكُ الْمُلْكِ

سارے جہاں کا مالک،اعداد:۲۱۲،طبیعت:جلالی،عنصر:آتشی،خاصیت:قبولیت وحصول آرزو۔

اس اسم کی برکت سے دعا قبول ہوتی ہے،اس اسم کے ذاکر کو اپنی خواہش کسی کے سامنے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی،اللہ تعالیٰ غیب سے تمام انتظامات فرما دیتے ہیں۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۱۸۳)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں چمٹا رہے اور مخلوق خدا سے بالکل بے نیاز ہو جائے اور کسی قسم کی ضرورت ان کے سامنے ظاہر نہ کرے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ اپنے نفس،قلب اور جسم کی بادشاہی میں تصرف کرے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طاعت میں مطیع کرے۔
(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۲۴۵)

ذُوالجَلَالِ وَالاِکرَامِ

عظمت اور بزرگی والا، اعداد:۱۱۰۰، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: حصول عزت۔

اس اسم کی برکت سے ذلت، مالی پریشانی، گردش ایام دور ہو جاتی ہے۔ یہ اسم اسرار کی کلید ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۸۵)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو پہچانے اور عاجزی کو اپنا شیوہ بنائے اور اس کا شکر ادا کرے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ بزرگی اور شرف میں کمال حاصل کرے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۴۶)

اَلمُقسِطُ

انصاف کرنے والا، اعداد:۲۰۹، طبیعت: جلالی، عنصر: آتشی، خاصیت: پاکیزگئ نفس و دفع خیالات پریشان

اس اسم کا ذاکر کبھی نفسانی خواہشات سے مغلوب نہیں ہوتا۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۸۷)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے کاموں پر اعتراض نہ کرے بلکہ سب کو حق جانے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ مخلوق خدا میں عدل کرے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۴۶)

اَلجَامِعُ

جمع کرنے والا، اعداد:۱۱۴، طبیعت: مشترک، عنصر: خاکی، خاصیت: دوری افلاس و پریشانی۔

اس اسم کی برکت سے افلاس دور ہوتا ہے اور دل ملتے ہیں، ایسا گم شدہ جس کی کوئی خبر نہ ہو اس کے لئے اسے کثرت سے پڑھے انشاءاللہ وہ بخیر واپس آئے گا یا اس کی معتبر اطلاع ملے گی۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۸۹)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ عجائبات جو مخلوقوں میں جمع ہیں ان کو خود میں جمع ہونے کی فکر کرے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ علم، عمل اور کمال کو جمع کرے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۴۶)

اَلغَنِیُّ

بے پرواہ، اعداد:۱۰۶۰، طبیعت: مشترک، عنصر: آتشی، خاصیت: حصول تمنا و مراد۔

یہ اسم جملہ اقسام مراد کے حصول کے لئے اکسیر ہے، جو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچنا چاہے وہ اس کو بکثرت پڑھے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۹۱)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو بے نیاز جانے اور اپنی ضروریات اس کے آگے پیش کرے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائے اور جہاں تک ہو سکے ضرورت مندوں کے کام آئے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۴۸)

اَلْمُغْنِيُ

بے پرواہ کرنے والا،اعداد:۱۱۰۰،طبیعت:جمالی،عنصر:آتشی،خاصیت:حصول مرادو دولت۔

اس اسم کا ذاکر صاحب کشف و کرامت ہوتا ہے،جو شخص کثیر دولت کی تمنا رکھتا ہو اس کو پڑھنے سے بے شمار دولت پا لیتا ہے،اس اسم کا ذاکر مخلوق سے بے پرواہ ہوتا ہے اور ہر جگہ بامراد۔(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۹۳)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ اپنی ضروریات صرف اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرے۔

تخلق:جب انسان کو علم ہو جائے کہ بے نیاز کرنے والا فقط خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے تو وہ سب سے اپنی طمع منقطع کر دے گا اور سوائے اس کے اور کسی سے نہیں مانگے گا اور سب سے بے نیاز ہو جائے گا۔(شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ص:۵۹)

اَلْمَانِعُ

روکنے والا،اعداد:۱۶۱،طبیعت:جلالی،عنصر:آبی،خاصیت:برائے دفع دشمن وخوف۔

اس اسم کی برکت سے انسان برائی سے رکتا ہے اور ظالم ذاکر سے دور رہتا ہے،جو شخص گناہوں سے باوجود کوشش کے باز نہ رہ سکتا ہو وہ اس اسم کی کثرت کرے اللہ تعالیٰ گناہوں سے باز رکھے گا۔(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۹۵)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ روکنے والے(اَلْمَانِعُ)سے خوف رکھے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ فاسق وظالم کو کچھ نہ دے،نفس کی آرزو کو روکے۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۴۸)

اَلضَّارُّ

ضرر پہنچانے والا،اعداد:۱۰۰۱،طبیعت:جلالی،عنصر:آبی،خاصیت:برائے دفع دشمن وضرر۔

اس اسم کے ذاکر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا بلکہ دشمن مغلوب ہو جائے گا۔(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۹۷)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ نقصان کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت جانے اور اسباب کو اس کی قدرت کے تحت جانے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ دین کے دشمنوں کو شریعت کے حکم کے مطابق سزا دے۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۵۰)

اَلنَّافِعُ

نفع دینے والا،اعداد:۲۰۱،طبیعت:جمالی،عنصر:آبی،خاصیت:حصول مراد و نعمتیں۔

اس اسم کی برکت سے غیب کے خزانے کھل جاتے ہیں۔(عملیات اسمائے حسنیٰ۔ص:۱۹۹)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ نفع ملنا صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھے اور اسباب کو قدرت کے تحت جانے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ دین کے دوستوں کو شریعت کے مطابق نفع پہنچائے۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم۔ص:۷۵۰)

اَلنُّوْرُ

روشن کرنے والا،اعداد:۲۵۶،طبیعت:مشترک،عنصر:آبی،خاصیت:نورانیت قلب وشفا۔

اس اسم کی برکت سے دل میں ایسا نور پیدا ہوجاتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی اس کا مشاہدہ کرتے ہیں،اس اسم کی برکت سے ذاکر کشف القلوب سے متصف ہوتا ہے،اس اسم کا ذاکر کبھی مفلس نہ ہوگا اور کسی بیماری میں مبتلا نہ ہوگا۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۲۰۱)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ نفس کی کدورتوں اور طبیعت کے اندھیروں سے نکل کر ہدایت کی قندیل اور شریعت کے چراغ سے نور حاصل کرے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ ایمان ومعرفت کے نور سے روشن ہو اور تزکیہ کے ذریعے بشریت کے اندھیرے کو فنا کرکے نور سے بقاء حاصل کرے۔

(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۵۰)

اَلْهَادِیُ

راہ دکھانے والا،اعداد:۲۰،طبیعت:جمالی،عنصر:آبی،خاصیت:راہ نما وحصول حکمت۔

اس اسم کی برکت سے راہِ ہدایت نصیب ہوتی ہے اور ذاکر صاحب تصرف ہوتا ہے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۲۰۳)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے کیونکہ ہادی وہی ہے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ مخلوق خدا کو سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرے۔

اَلْبَدِیْعُ

نادر اشیاء بنانے والا،اعداد:۸۶،طبیعت:مشترک،عنصر:خاکی،خاصیت:برائے حصول مناصب۔

اس اسم کی برکت سے اسرار غیب کا معائنہ نصیب ہوتا ہے،ہر مشکل کے حل کیلئے اس کا ذکر اکسیر ہے۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۲۰۵)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ عجائبات مخلوق کی طرف جب نظر کرے تو اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی بے مثل ذات کی طرف متوجہ کرے جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ جس سے فائدہ پہنچے اس کو بدیع کی طرف سے جانے اور اس کا شکریہ ادا کرے۔

اَلْبَاقِیُ

باقی رہنے والا،اعداد:۱۱۳،طبیعت:جمالی،عنصر:آبی،خاصیت:برائے بقاء ملک ومحبت وایثار۔

اس اسم کی برکت سے ذاکر کبھی زیر نہیں ہوتا اور محتاج وتنگدست نہیں رہتا۔(عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۲۰۷)

تعلق:انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی بقا کے پرتَو میں خود کو فانی بنائے اور غیر سے دور رہنے کو دل کی نظر میں رکھے۔

تخلق:انسان کو چاہیے کہ ایسا کمال حاصل کرنے کی کوشش کرے جس کا اثر دونوں جہانوں میں باقی رہے۔(تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۵۲)

اَلْوَارِثُ

سب کا مالک، اعداد: ۷۰۷، طبیعت: جلالی، عنصر: آبی، خاصیت: برائے حصول اولاد۔

اس اسم کے ذاکر کو اپنے مالدار رشتہ دار کی وراثت ملتی ہے، اس میں خاص صفت عطائے اولاد ہے، اس اسم کی برکت سے ہر قسم کی خیر نصیب ہوتی ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۲۰۹)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ ملک و مال کے لالچ میں نہ رہے اور جانے کہ سب کچھ چھوڑنا ہے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ دینی علوم اور معرفت حاصل کرے تاکہ انبیاء کا وارث بنے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۶۳)

اَلرَّشِيْدُ

اچھا راستہ بتانے والا، اعداد: ۵۱۴، طبیعت: مشترک، عنصر: خاکی، خاصیت: عطائے کامیابی۔

اس اسم کا ذاکر اپنے کل امور کو سیدھا پاتا ہے اور خوشحال رہتا ہے۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۲۱۱)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو صراط مستقیم جانے اور تقدیر الٰہی سے جو معاملات پیش آئیں ان پر راضی رہے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ مخلوق خدا کو معرفت و حقیقت کا راستہ دکھائے۔ (تفسیر مفتاح رشد اللہ حصہ چہارم ص:۷۵۴)

اَلصَّبُوْرُ

بہت صبر کرنے والا، اعداد: ۲۹۸، طبیعت: جمالی، عنصر: بادی، خاصیت: حصول صبر۔

اس اسم کا ذاکر سختیوں میں صبر کا خوگر ہوتا ہے اور ہر قسم کے سخت معاملے میں با آسانی گزر جاتا ہے اور اس کی پریشانیاں موم ہو جاتی ہیں۔ (عملیات اسمائے حسنیٰ ص:۲۱۵)

تعلق: انسان کو چاہیے کہ تمام تکلیفوں میں صبر اللہ تعالیٰ سے مانگے اور اس کی نافرمانی سے دور رہے۔

تخلق: انسان کو چاہیے کہ کسی کام میں جلد بازی نہ کرے اور فراق کے رنج میں وصال کی امید سے پناہ مانگے اور اشتیاق کے درد کا علاج محبوب حقیقی کے ذکر کے ساتھ کرے تاکہ مقصد کو پہنچے۔

تمت بالخیر

چند اہم باتیں

۱......ریاضت ایسی جگہ کرے جہاں اس کے سوا کوئی دوسرا داخل نہ ہو۔

۲......دوران ریاضت قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھے۔

۳......وہ تمام عملیات جو کہ کسی دنیاوی مقاصد کے حصول کی خاطر درج ہیں ان کو صرف رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر پڑھنے سے بھی کمال رحمت نصیب ہوتی ہے۔

۴......ہر اسم کی تاثیر حاصل کرنے کے لئے اس اسم کو اس کے اعداد کی تعداد کے مطابق اوّل و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ ہر نماز کے بعد معمول رکھے۔

۵......کسی بھی اسم کو سوا لاکھ مرتبہ سب مل کر پڑھیں یا چالیس دن میں ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ زمان و مکان کی قید کے ساتھ ایک چلہ سوا لاکھ کا پورا کرے، اگر کام نہ ہو تو اس طرح تین چلّے کرے اور بعد میں اس اسم کے اعداد کے مطابق مداومت کرتا رہے۔

۶......ہر اسم کی ادنیٰ تعداد ۵۰۰۰ یومیہ اور اوسط تعداد ۱۲۰۰۰ یومیہ اور اعلیٰ تعداد ۲۵۰۰۰ یومیہ ہے۔

۷......اسم کی برکات کا مشاہدہ کرنے کے لئے زمان و مکان کی قید بڑی معاون ہے۔

۸......دوران ریاضت جلالی یا جمالی پرہیز کرے۔

جلالی پرہیز

گوشت، مچھلی، انڈا، شہد، ٹڈی، ریشمی کپڑے کا استعمال، جماع سے پرہیز کرنا بلکہ دواعیٔ جماع کو بھی ترک کرے۔ مرچ سیاہ، پیاز، لہسن، ہینگ، تمباکو، سرکہ اور ہر بودار چیزوں سے بھی پرہیز کرے، جانوروں کو مارنے سے احتیاط کرے، روزہ اس میں شرط ہے۔

جمالی پرہیز

گوشت، مچھلی، دودھ، دہی، گھی، تیل، سرکہ، نمک، خرما، میوہ جات، فواکہات (پھل) سلا کپڑا نہ پہنے مثل احرام رہے۔

(شمع شبستان رضا۔ حصہ ششم۔ ص:۱۵۶)

۹......مقررہ وقت پر ریاضت کرنے کی برکات بہت زیادہ نصیب ہوتی ہے۔

۱۰......خلوت بہت ضروری ہے کہ اس سے خدا تک پہنچنے کا راستہ ملتا ہے۔

۱۱......کسی اسم کے عدد کم ہوں تو اس کو کئی ایک مرتبہ ضرب دے کر دیکھیں کہ کوئی مناسب تعداد سامنے آجائے تو اسے معمول بنالیں جیسے کہ اسم وَھَّاب کے عدد ۱۴ ہیں اس کو ۵ سے ضرب دیں تو ۷۰ بنتے ہیں جو کہ ایک مناسب تعداد ہے اور اس طرح وہ اسم گویا کہ اپنی عددی تعداد سے پانچ گناہ زیادہ پڑھا گیا جس کا فائدہ زیادہ ہوگا۔

۱۲......اسم علیم کی کثرت کر کے دیکھیے کہ کیا کیا عجائبات منکشف ہوتے ہیں!

۱۳......نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب روح پاک (باوضو) حالت میں سوتی ہے تو وہ عرش کے نیچے رات گزارتی ہے (یعنی انوار و تجلیات کا مشاہدہ کرتی ہے) (شمس المعارف۔ ص:۳۲)

۱۴......جو شخص ہر ایک عمل کو وقت پر کرے گا وہ کامیاب ہوگا کیونکہ اس علم کا یہی دروازہ ہے جس سے اس میں داخل ہوتے ہیں۔ (شمس المعارف۔ ص:۴۶)

۱۵......کسی بھی کام کو جلدی کرنے کی صورت میں عمل کو سانس روک کر تصور کے ساتھ پڑھیں، جب سانس روکنا مشکل ہو جائے تو دم کر دیں چند بار ایسا کریں فوراً فائدہ ہوگا۔

۱۶......کسی بھی اسم کے عنصر کا مطلب یہ ہے کہ یہ اسم اس عنصر کو تقویت دیتا ہے۔

۱۷......اسمائے حسنیٰ کے پڑھنے کا ایک بہترین طریقہ ''قصیدۂ طوبیٰ'' ہے جس کو ہم نے کتاب کے آخر میں منسلک کر دیا ہے۔

وللهِ الأسماءُ الحُسنیٰ
قصیدۂ طُوبیٰ
فی
اَسماءُ اللّٰہ الحُسنیٰ
حضرت مولانا محمّد موسیٰ رُوحانی بازی
طیّب اللہ آثارہٗ وأعلیٰ درجاتہٗ فی دار السلام
إدارۂ تصنیف وأدب
القلم ٹرسٹ، 13 ڈی، بلاک بی سمن آباد، لاہور
پاکستان
حقوق طبع بنام ادارہ محفوظ ہیں

قصیدۂ طوبیٰ پڑھنے کے فوائد بے شمار ہیں۔ اسماءِ حسنیٰ کی برکت سے باذن اللہ ہر مصیبت اور بیماری کیلئے دافع ہے۔ چند مجرب فائدے یہ ہیں۔

(۱) رِزق میں فراخی ہوگی۔ (۲) لاعلاج بیماری دفع ہوگی۔ (۳) ہر مشکل آسان ہوگی۔ (۴) دُکان کے گاہک زیادہ ہونگے۔ (۵) جادُو سے بند کیا ہوا کاروبار پہلے سے زیادہ چالو ہوگا۔ (۶) سحر کا اثر دُور ہوتا ہے۔ (۷) دِل اور پیٹ وغیرہ کا دَرد دفع ہوتا ہے۔ (۸) گھر میں جنات کا پتھر پھینکنا بند ہوجاتا ہے۔ (۹) جنات کا اثر دُور ہوگا۔ (۱۰) بُرے اور ڈراؤنے خواب دفع ہوجائیں گے۔ (۱۱) بے اولاد اور عقیمہ عورت پڑھے تو اللہ تعالی اولاد نصیب فرمائیں گے۔ (۱۲) گمشدہ چیز مل جائیگی۔ (۱۳) گھر سے بھاگا ہوا شخص جلد واپس آجائیگا۔ (۱۴) دِلوں کو مسخر و تابع بنانے کیلئے مجرب واکسیر ہے۔ (۱۵) مقدمہ میں فتح حاصل ہوگی (۱۶) دشمن دفع اور اس کا ضرر ختم ہوجائیگا۔ (۱۷) غیر شادی شدہ کی جلد شادی ہوگی۔ (۱۸) پیغامِ نکاح قبول ہوگا۔ (۱۹) جس کے بچے پیدا ہوکر مرجاتے ہوں تو وہ زندہ رہیں گے۔ (۲۰) سفر پر جاتے وقت پڑھنے سے برکت اور واپسی بخیر ہوگی باذن اللہ۔

عامل بننے کے بغیر بھی یہ فوائد حاصل ہوں گے۔ البتہ عامل بننے سے اِس میں آگ کی طرح تیز تاثیر پیدا ہوجاتی ہے۔ اِس قصیدہ کے عامل بننے کے طریقے تین ہیں۔

۱ ۴۱ دِن تک ہر روز تین دفعہ پڑھے، اس کے بعد پھر ایک دفعہ روزانہ پڑھے۔
۲ ۴۱ دِن تک ہر روز ۱۱ دفعہ پڑھے۔ ۳ تین دِن اعتکاف کرکے روزہ رکھے۔ ایامِ اعتکاف میں روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھے۔ پھر ایک مرتبہ پڑھتا رہے۔

(مصنف) حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالی کے جانشین سے اجازت لینے سے ان شاء اللہ تعالی تاثیر بہت زیادہ ہوگی۔

پڑھنے والے حضرات سے درخواست ہے کہ (مصنف) حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالی اور حضرت کی اولاد واہل خانہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا . اَمَّابَعۡدُ ! بعض احباب کے اصرار پر بعد استخارہ بندہ نے اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسماءِ حسنیٰ سمیت تقریباً پونے دوسو نام اِس عربی نظم میں جمع کیے ہیں۔ اس کا نام **المنظوم الأسنیٰ فی اَسماء اللّٰہ الحُسنیٰ** اور عُرف **قصیدۂ طُوبیٰ**[ہ] رکھتا ہوں۔ قصیدۂ طُوبیٰ پہلا قصیدہ ہے جس میں اسماء اللہ بطریقۂ دعاء عربی میں منظوم ہیں۔ فالحمد للہ۔ امید کامل ہے کہ قصیدۂ طوبیٰ کے پڑھنے سے بہتوں کی دینی ودنیاوی مرادیں اسماء اللہ الحُسنیٰ کی برکت سے پوری ہوں گی۔ قارئین خود اس کا تجربہ کریں گے۔ میں نے اپنے متعلقین کو جو مختلف مصیبتوں میں مبتلا تھے اس کے پڑھنے کو کہا الحمد للہ تیر بہ ہدف پایا۔ حدیث پاک ہے کہ اسماءِ حُسنیٰ پڑھنے کے بعد ہر دعا قبول اور ہر حاجت پوری ہوتی ہے۔ نیز ان کا پڑھنے والا اور یاد کرنے والا جنت میں جائے گا۔ تمام محدِّثین اور بزرگوں کا تجربہ ہے کہ اسماءِ حسنیٰ سے بڑھ کر کوئی شے قبولیتِ دعا میں مؤثّر نہیں۔

فوائد۔ اسماءِ حُسنیٰ کی برکت سے دعا مانگنا مستحسن ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جسے کوئی غم یا دُکھ پہنچے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ عَبۡدُكَ وَابۡنُ عَبۡدِكَ وَابۡنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيۡ فِيۡ يَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكۡمُكَ عَدۡلٌ فِيَّ قَضَاءُكَ اَسۡأَلُكَ بِكُلِّ اسۡمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيۡتَ بِهٖ نَفۡسَكَ اَوۡ اَنۡزَلۡتَهٗ فِيۡ كِتَابِكَ اَوۡ عَلَّمۡتَهٗ اَحَدًا مِنۡ

ہ قصیدۂ طوبیٰ پہلی بار میں نے ۳ جنوری ۱۹۶۳ء کو ہفت روزہ خدام الدین لاہور میں شائع کرایا تھا۔

خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَ نُوْرَ صَدْرِیْ وَ ذَهَابَ هَمِّیْ وَ جِلَاءَ حُزْنِیْ ۔ (بیہقی عن ابن مسعودؓ)

ف۲ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ ناموں کا جس نے اِحصاء کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اِحصاء کے معنی میں ائمہ کے بہت سے اقوال ہیں ۔ (۱) جس نے یاد کیے تو دخولِ جنت یا اعلیٰ مراتبِ جنت نصیب ہونگے (نوویؒ)۔ (۲) جس نے دعا کے وقت شمار کیے۔ (۳) جس نے اسماءِ حسنیٰ کا ایک ایک کلمہ بطور تبرّک اِخلاص سے پڑھا۔ (۴) جو اُن پر احاطۂ علمی کر کے ایمان لایا۔ (۵) جس نے یاد کر کے عمل کیا۔ مثلاً اسم رزّاق کو یاد کر کے یقین کیا کہ میرا رازق اللہ تعالیٰ ہے اور پھر رزق کے بارے میں اس کو اطمینان ہوا۔ **ف۳** اسماءِ حسنیٰ اکثر صفاتی ہیں۔ اُن میں اسمِ اللہ اسمِ ذات ہے۔ نیز اسم اعظم ہے۔ یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہؒ و طحاویؒ و امام رازیؒ کا۔ امام اشعری امام المتکلمینؒ کو ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر اُن سے حال پوچھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف اِس بات پر مجھے بخش دیا کہ میں لفظ "اللہ" کے اسمِ ذات ہونے کا قائل تھا۔ بعض علماء کے نزدیک اسمِ اعظم **اَللّٰھُمَّ** اور بعض کے نزدیک **قَیُّوْم** ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اسم اعظم کا علم کسی کو نہیں ۔ **ف۴** اللہ تعالیٰ کے نام بہت ہیں۔ اور ننانوے نام کی تخصیص حسب روایت ترمذی قبولیتِ دعا اور دخولِ جنت کے لئے ہے (نووی)۔ ننانوے نام اہل بیت سے برخلافِ روایتِ ترمذی اور طرح منقول ہیں۔ فائدہ نمبر ۱ میں ابن مسعودؓ کی روایت

سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اسماء حسنیٰ بہت ہیں۔ ابوبکر بن العربیؒ بعض محققین سے اللہ تعالیٰ کے ہزار نام نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ بھی تھوڑے ہیں۔ امام رازیؒ بعض بزرگوں سے پانچ ہزار نام نقل کرتے ہیں۔ ایک ایک ہزار تو قرآن وحدیث، تورات، انجیل، زبور میں ہیں اور ایک ہزار لوحِ محفوظ میں ہیں جو بشر سے مخفی ہیں۔ اور بعض صوفیہ کرام کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے نام بے شمار ہیں۔ **ف۵** جن اسماء کا اِذن شرع یعنی قرآن وحدیث واجماع سے ثابت نہ ہو اُن کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر عند الجمہور ناجائز اور نزد امام ابوبکر باقلانیؒ وعلّامہ آلوسیؒ ورازیؒ جائز ہے بشرطیکہ ان کے معنی درست ہوں۔ اور امام غزالیؒ کے نزدیک اطلاقِ اسم ناجائز اور اطلاقِ صفت جائز ہے۔ **ف۶** جس نام سے اللہ تعالیٰ کو پکارا جاتا ہے وہ اسم ہے جیسے یا کریم، یا اللہ، ورنہ صفت مثل یا حَیِیُّ (حیاوالے) (طیبی)۔ **ف۷** اللہ تعالیٰ کے اسم کے اِذن کے لئے صرف فعل یا مصدر کا ثبوت کافی نہیں۔ اسی وجہ سے **رَامِیْ** ، **مُسْتَہْزِئْ** ، **مُعَلِّم** ، **مُنْزِل** ، **مَاکِر** اسماء حسنیٰ میں شمار نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ اِن کے افعال قرآن مجید میں ثابت ہیں۔

مجھے امید ہے کہ یہ قصیدہ عام ومقبول اور میرے لئے صدقۂ جاریہ ہوگا۔

طریقہ قضاءِ حاجات کے لئے جس کو پڑھنا ہو وہ باوضوء رُو بہ قبلہ ہو کر ابتداء واختتام پر درود شریف تین تین مرتبہ پڑھا کرے۔

فقیر محمد موسیٰ روحانی بازی عفی عنہ

استاذ حدیث وتفسیر جامعہ اشرفیہ

لاہور۔ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حَمَانَا اللّٰهُ[١] رَبُّ[٢] الْعَالَمِيْنَا

اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے

مِنَ الْاٰفَاتِ جُثْمَانًا وَّ دِيْنَا

ہمہ قسم جسمانی و دینی آفات سے

عَلِيْمٌ[٣] عَالِمٌ[٤] حَكَمٌ[٥] رَشِيْدٌ[٦]

اللہ ہے بڑا جاننے والا ، علم والا ، فیصلہ کنندہ ، رہ نما

مُيَسِّرُ[٧] مُعْضِلَاتِ السَّائِلِيْنَا

آسان کرنے والا مانگنے والوں کی مشکلات کو

سَمِيْعٌ[٨] سَامِعٌ[٩] هَمْسًا هَمِيْسًا

بسیار شنوائی والا ، سننے والا ہلکی دھیمی آواز کو

وَ قَهَّارٌ[١٠] وَّ قَاهِرُ[١١] قَاهِرِيْنَا

بڑے قہر والا ، زور آوروں پر غالب

مُرِيدٌ[١٢] خَافِضٌ[١٣] لِّلنَّاسِ طَوْرًا

ارادہ کرنے والا، گاہے لوگوں کو پست و ذلیل کرنے والا

رَفِيعٌ[١٤] رَافِعُ[١٥] الدَّرَجَاتِ حِينًا

بلند ہے، اور کبھی ان کے درجات کو بلند کرنے والا

مُقَدِّمُنَا[١٦] مُؤَخِّرُنَا[١٧] مَقَامًا

کبھی ہمارے مرتبہ کو آگے کرنے والا، اور کبھی پیچھے کرنے والا

وَسِيعٌ[١٨] وَاسِعُ[١٩] الْحُكْمِ رَزِينًا

وسعت والا، عام مضبوط حکم والا

حَفِيظٌ[٢٠] حَافِظُ[٢١] الْمَلَكُوتِ عَدْلٌ[٢٢]

نگہبان، حفاظت کرنے والا بڑی بادشاہی کا، عدل کنندہ

تَعَالَىٰ[٢٣] عَنْ عُقُولِ الْعَاقِلِينَا

بلند و برتر ہے سوچنے والوں کی عقلوں سے

هُوَ الْمُتَكَبِّرُ[٢٤] الْمُعْطِي[٢٥] كَبِيرٌ[٢٦]

بڑائی والا، عطیہ دینے والا، بڑا

عَظِيمٌ[٢٧] بَاعِثٌ[٢٨] لِلْمَيِّتِينَا

عظمت والا، مُردوں کو اٹھانے والا

٢٣- تعالیٰ اقتصرنا في هذا الفعل على الإشارة إلى الاسم "المتعالي" إذ وزن الشعر لا يحتمله.

فَاِنَّ الْكِبْرِيَاءَ رِدَاءُ رَبِّيْ
سو بڑائی میرے ربّ کی چادر ہے

وَ مُتَّزِرٌ بِعَظْمَتِهٖ يَقِيْنَا
اور اپنی عظمت کا پردہ اوڑھے ہوئے ہیں یقیناً

لَطِيْفٌ ٢٩ ظَاهِرٌ ٣٠ صُنْعًا وَّ لٰكِنْ
مہربان ، ظاہر ہے باعتبار نشانات کے لیکن

بِكُنْهِهٖ بَاطِنٌ ٣١ عَنْ نَّاظِرِيْنَا
اُس کی ذات پوشیدہ ہے دیکھنے والوں سے

وَحِيْدٌ ٣٢ وَّاحِدٌ ٣٣ اَحَدٌ ٣٤ رَقِيْبٌ ٣٥
یکتا ، اکیلا ، ایک ، نگہبان

وَ سَتَّارٌ ٣٦ لِّذَنْبِ الْمُذْنِبِيْنَا
پردہ پوش ہے گناہ گاروں کے گناہ کے لئے

غَفُوْرٌ ٣٧ غَافِرٌ ٣٨ صَمَدٌ ٣٩ جَمِيْلٌ ٤٠
بڑا بخشنے والا ، مغفرت کرنے والا ، بے نیاز ، بہتر

وَ غَفَّارٌ ٤١ لِّمَنْ يَّسْتَغْفِرُوْنَا
بخشنے والا مغفرت مانگنے والوں کو

قَدِیْرٌ ٤٢ قَادِرٌ ٤٣ وَالٍ ٤٤ وَلِیٌّ ٤٥

طاقت ور ، توانا ، حاکم ، دوست رکھنے والا

وَ مُقْتَدِرٌ ٤٦ بِاَخْذِ الظَّالِمِیْنَا

قدرت والا ظالموں کی گرفت پر

رَحِیْمٌ ٤٧ حَاکِمٌ ٤٨ رَحْمٰنُ ٤٩ بَرٌّ ٥٠

بہت مہربانی کرنے والا، حکم کرنے والا، رحم کرنے والا، نیک

جَلِیُّ ٥١ الشَّانِ لَا یُحْصٰی شُئُوْنَا

بڑی شان والا ، اُس کے افعال کا شمار ممکن نہیں

قَوِیٌّ ٥٢ غَالِبٌ ٥٣ بَاقٍ ٥٤ وَّ شَافٍ ٥٥

قوّت والا، غالب ، بقا والا اور شفا دینے والا

وَ جَبَّارٌ ٥٦ وَّ جَابِرُ ٥٧ جَابِرِیْنَا

مجبور کرنے والا ، تمام سرکشوں پر غالب

وَ لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا

سو کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالی کے

هُوَ الْمَوْجُوْدُ عِنْدَ السَّالِکِیْنَا

اصلی موجود اللہ ہی ہے سالکوں کے نزدیک

سِوَاهُ اَحْسَبُهُ ظِلًّا اَوْ حَبَابًا
اللہ کے ما سوا کو سایہ یا پانی کا بُلبُلہ سمجھیے

فَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَا
سو صرف اللہ ربّ العالمین کی ذات ہی باقی و دائم ہے

فَسُبُّوْحٌ ۵۸ وَّ قُدُّوْسٌ ۵۹ وَّ فَرْدٌ ۶۰
سو اللہ تعالیٰ بہت پاک ، اور مقدّس اور یکتا ہے

تَفَرَّدَ بِالْعُلٰى وَ بِاَنْ يَّكُوْنَا
تنہا ہے بلندی میں اور آئندہ سدا موجود ہونے میں

سَلَامٌ ۶۱ مُّؤْمِنٌ ۶۲ فَتَّاحُ ۶۳ وَادِی
سلامتی دینے والا ، امن دینے والا ، کھولنے والا

خَزَائِنِ غَيْبِهٖ لِلْعَارِفِيْنَا
اپنے غیب کے درہ کو عارفوں کے لئے

كَرِيْمٌ ۶۴ وَّاهِبُ ۶۵ النُّعْمٰى حَكِيْمٌ ۶۶
سخی ، نعمتوں کا دینے والا ، حکمت والا

وَدُوْدٌ ۶۷ وَدَّ حِزْبَ الْمُؤْمِنِيْنَا
بہت محبت کرنے والا ، دوست رکھتا ہے تمام مومنوں کو

شَہِیْدٌ ٦٨ مُّلْہِمٌ ٦٩ وِّتْرٌ ٧٠ مَّتِیْنٌ ٧١

حاضر ، الہام کرنے والا ، تنہا ، قوی

وَ قَیُّوْمٌ ٧٢ حَمِیْدُ ٧٣ الْحَامِدِیْنَا

بے مثل تھامنے والا ، ستائش کرنے والوں کا ستائش کیا ہوا

مُمِیْتٌ ٧٤ مُّبْدِیٌٔ ٧٥ حَیٌّ ٧٦ وَّ مُحْیٖ ٧٧

مارنے والا، پہلے پیدا کرنے والا، زندہ، اور زندہ کرنے والا

مُفِیْــدٌ ٧٨ وَّارِثٌ ٧٩ لِّلْــوَارِثِیْنَا

فائدہ پہونچانے والا ، وارث ہے تمام وارثوں کا

بَدِیْعُ ٨٠ الْخَلْقِ هَادِی ٨١ النَّاسِ طُرًّا

بے نمونے مخلوق کا پیدا کرنے والا، جملہ لوگوں کو ہدایت دینے والا

صِرَاطَ الدِّیْنِ وَ الْعُقْبٰی مُبِیْنَا

دین و آخرت کی واضح راہ کی جانب

غَنِیٌّ ٨٢ مَّانِعٌ ٨٣ مُّغْنٍ ٨٤ مَّلِیْكٌ ٨٥

غنی ، روکنے والا ، غنی کرنے والا ، مالک

وَ ضَارٌّ ٨٦ م نَّافِعُ ٨٧ الْمُسْتَرْشِدِیْنَا

اور ضرر دینے والا، نفع بخشنے والا راہِ راست کے طلب گاروں کو

م التخفیف للضرورۃ.

عَزِيزٌ (٨٨) مَّالِكُ (٨٩) الْمُلْكِ مُعِزٌّ (٩٠)

عزت والا ، مُلک کا مالک ، عزت دینے والا

مُذِلٌّ (٩١) اِنْ سَخِطْنَا اَوْ رَضِيْنَا

ذلیل کرنے والا چاہے ہم ناخوش ہوں یا خوش

وَ ذُوْ فَضْلٍ (٩٢) عَظِيْمٍ ذُوْ جَلَالٍ (٩٣)

بڑے فضل والا ، بلندی اور اکرام والا

وَ اِكْرَامٍ مُّجِيْرُ (٩٤) الْمُخْطِئِيْنَا

خطا کاروں کو بچانے والا

وَ مَنَّانٌ (٩٥) وَّ حَنَّانٌ (٩٦) عَفُوٌّ (٩٧)

بڑا احسان کرنے والا ، مہربان ، معاف کرنے والا

وَ دَيَّانٌ (٩٨) يَدِيْنُ الْعَامِلِيْنَا

اور بڑا بدلہ دینے والا ، عمل کرنے والوں کو جزا دے گا

مُهَيْمِنُنَا (٩٩) وَ خَلَّاقٌ (١٠٠) نَصِيْرٌ (١٠١)

ہمارا نگہبان ، بڑا پیدا کرنے والا ، مددگار

وَ خَالِقُ (١٠٢) عَالَمٍ خَلْقًا مَّتِيْنَا

اور سارے عالم کو مستحکم طریقہ سے پیدا کرنے والا

مُقِيۡتُ ١٠٣ بَاسِطُ ١٠٤ مُّحۡصٍ ١٠٥ مَّجِيۡدُ ١٠٦

روزی رساں، رزق فراخ کرنے والا، شمار کرنے والا، بڑا

حَسِيۡبُ ١٠٧ مَّاجِدُ ١٠٨ مَّجۡدًا رَّكِيۡنًا

حساب لینے والا ، بزرگ ہے ، محکم بزرگی والا

هُوَ الدَّهۡرُ ١٠٩ الۡمُقَلِّبُ ١١٠ لِلَّيَالِیۡ

وہ مالک زمانہ ہے بدلنے والا راتوں کو

وَ لِلۡاَيَّامِ دَهۡرَ الدَّاهِرِيۡنَا

اور دنوں کو ہمیشہ ہمیشہ

جَلِيۡلُ ١١١ سَيِّدُ ١١٢ نُوۡرُ ١١٣ سَرِيۡعُ ١١٤

بڑا ، مالک ، نور ، سرعت والا

رَءُوۡفُ ١١٥ سِيَّمَا بِالۡمُتَّقِيۡنَا

شفقت والا ، خاص کر پرہیزگاروں پر

خَبِيۡرُ ١١٦ وَّاجِدُ ١١٧ عَالٍ ١١٨ عَلِيٌّ ١١٩

خبردار ، پانے والا ، بلند ، بلندی والا

وَ قَابِضُنَا ١٢٠ فُرَادٰى اَوۡ ثُبِيۡنَا

ہم پر قبضہ والا خواہ ہم تنہا ہوں یا گروہ گروہ

وَ مُنْتَقِمٌ ١٢١ وَ جَامِعُنَا ١٢٢ صَبُوْرٌ ١٢٣

اور انتقام لینے والا اور ہمیں جمع کرنے والا ، صبر والا

حَيِيٌّ ١٢٤ تَائِبٌ ١٢٥ بِالتَّائِبِيْنَا

شرم والا ، توبہ قبول کرنے والا توبہ گاروں کے لئے

قَدِيْمٌ ١٢٦ صَادِقٌ ١٢٧ فِيْ كُلِّ قَوْلٍ

قدیم زمانہ والا ، سچا ہے ہر قول میں

مُجِيْبٌ ١٢٨ لِلْعُفَاةِ الْمُرْمِلِيْنَا

مانگنے والے مسکین لوگوں کو دینے والا

وَ اَوَّلُ ١٢٩ ثُمَّ اٰخِرُ ١٣٠ كُلِّ شَيْءٍ

سب سے پہلے ، اور ہر شے سے آخر ہے

وَ صَانِعُ ١٣١ خَلْقِهٖ صُنْعًا حَسِيْنَا

بنانے والا مخلوق کو خوبصورت طریقہ سے

شَكُوْرٌ ١٣٢ شَاكِرٌ ١٣٣ مَوْلًى ١٣٤ وَكِيْلٌ ١٣٥

شکر گزار ، شکر کنندہ ، مَولیٰ ، کارساز

سَتِيْرٌ ١٣٦ لَّا يُحِبُّ الْفَاضِحِيْنَا

پردہ پوش ہے ، پسند نہیں کرتا رُسوا کنندوں کو

قَرِیْبٌ ۱۳۷ کَاشِفُ ۱۳۸ الضُّرِّ طَبِیْبٌ ۱۳۹

نزدیک ، غم دور کرنے والا ، شفا دینے والا طبیب،

مُحِیْطٌ ۱۴۰ فَارِجُ ۱۴۱ الْهَمِّ قَرِیْنَا

احاطہ کنندہ ، مشکل کُشا ، متصل غم کے لئے

وَ فَعَّالٌ ۱۴۲ وَ ذُوْطَوْلٍ ۱۴۳ رَفِیْقٌ ۱۴۴

بسیار کرنے والا ، قوت والا رفیق،

لَنَا اَعْلٰی وَ خَیْرُ الْخَالِقِیْنَا

اعلیٰ ہمارا ، اور ہمہ بنانے والوں میں سے بہتر ہے

مُدَبِّرُنَا ۱۴۵ وَ فَاطِرُنَا ۱۴۶ کَفِیْلٌ ۱۴۷

ہمارا انتظام کرنے والا ، ہمارا پیدا کرنے والا ، ضامن

وَ فَالِقُ ۱۴۸ حَبَّةٍ اَضْحَتْ دَفِیْنَا

اور اُگانے والا اُس دانہ کا کہ دفن ہو زمین میں

وَ ذُوْعَرْشٍ ۱۴۹ وَفِیٌّ ۱۵۰ ذُوانْتِقَامٍ ۱۵۱

اور عرش والا ، عہد پورا کرنے والا، بدلہ لینے والا

مُغِیْثٌ ۱۵۲ طَالِبٌ ۱۵۳ حَقًّا بِلِیْنَا

مددگار ، طلب کنندہ حق کا جس کے ہم مکلّف ہیں

مُوَفِّقُنَا ١٥٤ وَ بَارِئُنَا ١٥٥ حَلِيمٌ ١٥٦

ہمیں توفیق بخشنے والا ، اور پیدا کرنے والا ، تحمل والا

جَوَادٌ ١٥٧ وَّهُوَ خَيْرُ الْاَجْوَدِيْنَا

سخی ، اور تمام سخیوں سے اچھا ہے

وَ كَافٍ ١٥٨ دَافِعُ ١٥٩ الْاَمْرَاضِ حَقٌّ ١٦٠

کفایت کرنے والا ، مرضوں کو دفع کرنے والا ، حق ہے

وَ قَاضِيْ ١٦١ حَاجَةِ الْمُسْتَنْجِدِيْنَا

اور حاجت روا ہے مانگنے والوں کی حاجت کا

فَلَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ يُّسَامِيْ

نہیں ہے اُس جیسی کوئی شے جو اُس کی ہمسری کرے

تَعَالٰى عَنْ سِمَاتِ النَّاقِصِيْنَا

بلند و پاک ہے ناقصوں کے نشانات سے

فَيَا رَزَّاقَنَا ١٦٢ الْوَهَّابَ ١٦٣ خَيْرًا

سو اے ہمیں رزق دینے والے ، بھلائی بخشنے والے

وَ رَازِقَنَا ١٦٤ وَ كُنْتَ بِهٖ ضَمِيْنَا

اور ہمارے رازق ، اور آپ رزق کے متکفل ہوئے ہو

١٦٥ ١٦٦

مُصَوِّرَنَا وَ يَا تَوَّابُ اِرْحَمْ

اے ہماری صورتیں بنانے والے اور اے توبہ قبول کرنے والے، رحم و کرم فرما

عَلَی الشَّادِیْ وَ حِزْبِ الْقَارِئِیْنَا

اِس نظم بنانے والے اور پڑھنے والوں کی جماعت پر

١٦٧

خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفٍ

اے پوشیدہ مہربانی والے، مجھے پا لیجیے گا

خَفِیٍّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُدْرِکِیْنَا

خفی مہربانی سے، آپ تمام پانے والوں سے بہتر ہو

حَوٰی اَسْمَاءَكَ الْحُسْنٰی نَشِیْدِیْ

جمع کیا آپ کے اسماء حُسنیٰ کو میری اِس خوبصورت نظم نے

کَعِقْدٍ زَانَ جِیْدَ الْحُوْرِ عِیْنَا

مانند جنتی ہار کے کہ زینت بخشے جنتی حور بڑی آنکھوں والی کی گردن کو

فَغَوَّرَ ثُمَّ اَنْجَدَ فِی الْاَرَاضِیْ

دعا ہے کہ یہ نظم زمین کے کونہ کونہ پست و بالا کو

وَ شَرَّقَ ثُمَّ غَرَّبَ مُسْتَبِیْنَا

اور مشرق و مغرب کو واضح طور پر پہونچے

وَ صَافَحَ كُلَّ اُذُنٍ قَبْلَ اِذْنٍ

اور مصافحہ کرے ہر کان سے بغیر اجازت کے

وَ عَانَقَ كُلَّ قَلْبِ السَّامِعِيْنَا

اور معانقہ کرے جملہ سننے والوں کے دلوں سے

فَيَا اللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِخَيْرٍ

سو اے اللہ ! ہمیں نیکی کی توفیق بخش

وَ مَا يُرْضِيْكَ اِرْضَاءً اَمِيْنَا

اور ہر اُس کام کی جو تجھے راضی کرے۔ آمین ثم آمین

تَمَّتْ
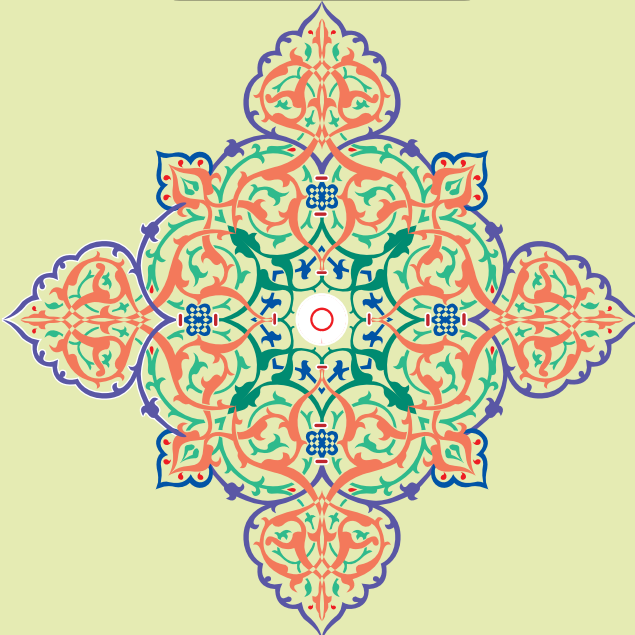
اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام حسبِ روایتِ ترمذی یہ ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ
الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ
الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ
الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ
الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ
الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ
الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ
الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ
الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ
الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ
الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ
الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیُ الْمُتَعَالِیُ الْبَرُّ
التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ
الْمُغْنِیُ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیُ الْبَدِیْعُ
الْبَاقِیُ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

چند اہم دعائیں

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کسی بلا یعنی غم، مصیبت، مرض میں مبتلا انسان کو دیکھتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھنے والا شخص اُس بلا سے تا موت مکمل طور پر باذن اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔ وہ دعا یہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا . (رواہ الترمذی)

(۲) حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص درجِ ذیل دعا شام کے وقت تین مرتبہ پڑھ لے وہ صبح تک زہریلی چیزوں مثلاً بچھو، سانپ وغیرہ کے ضرر سے باذن اللہ تعالی محفوظ رہے گا۔ اسی طرح نئی منزل (مقام، شہر، ملک) میں داخل ہوتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھنے والا اُس منزل سے نکلنے اور رخصت ہونے تک وہاں ہر قسم کی آفات وضرر سے محفوظ رہے گا۔ وہ دعا یہ ہے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ .

(رواہ الترمذی)

(۳) حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص گھر سے باہر جاتے وقت درجِ ذیل دعا پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے کہا جاتا ہے کہ گھر میں واپسی تک تیرے تمام کام پورے ہو گئے اور تو دشمنوں کے ضرر سے محفوظ ہو گیا اور شیطان تجھ سے دور ہو گیا۔ وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ .

(رواہ الترمذی)

(۴) حدیث شریف میں ہے کہ بازار میں داخل ہوتے وقت درجِ ذیل

دعا پڑھنے والے مسلمان کے لئے اللہ تعالی دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور دس لاکھ گناہ معاف کر دینے کے علاوہ اس کے لئے جنت میں ایک عالی شان محل تیار فرما دیتے ہیں۔ وہ دعا یہ ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . (رواہ الترمذی)

(۵) حدیث شریف میں ہے کہ مصیبت کے وقت درجِ ذیل دعا پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ فوت شدہ شے کے مقابلہ میں بہتر شے (دنیا میں یا آخرت میں) عنایت فرماتے ہیں۔ وہ دعا یہ ہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ . اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ فِيْهَا وَ اَبْدِلْنِيْ بِهَا خَيْرًا مِّنْهَا . (رواہ ابن السّنّی)

(۶) سفر پر روانہ ہوتے وقت نبی علیہ الصلاۃ والسلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَ الْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَ اخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَ الْمَالِ .

(رواہ الترمذی)

(۷) نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ صبح وشام مندرجہ ذیل دعا تین بار پڑھنے والے کو کسی شے کا ضرر نہیں پہنچے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ . (رواہ الترمذی)

اردو، عربی، انگریزی اور پشتو زبان میں
اعلیٰ معیار کی مستند تحقیقی، علمی اور دینی کتب کی اشاعت کا با اعتماد ادارہ
لاہور ○ پاکستان
إدارۃ تصنیف وأدب
جامعۃ محمد موسیٰ البازی
برہان پورہ، نزد اجتماع گاہ، عقب گورنمنٹ ہائی سکول، رائیونڈ، لاہور
منگوانے کا پتہ »» مرکزی دفتر: القلم فاؤنڈیشن، 13 ڈی، بلاک بی، سمن آباد، لاہور۔
موبائل: 0300-4101882 فون: 042-37568-430 فیکس: 042-3753-1155
ملنے کے پتے
ادارۂ تصنیف وادب جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور
ادارہ خط نفیس یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون 042-7124803 موبائل 0333-4380926

قصیدۂ طوبیٰ پڑھنے کے فوائد بے شمار ہیں۔ اسماءِ حسنیٰ کی برکت سے باذن اللہ ہر مصیبت اور بیماری کیلئے دافع ہے۔ چند مجرب فائدے یہ ہیں۔

(۱) رِزق میں فراخی ہوگی۔ (۲) لاعلاج بیماری دفع ہوگی۔ (۳) ہر مشکل آسان ہوگی۔ (۴) دُکان کے گاہک زیادہ ہونگے۔ (۵) جادُو سے بند کیا ہوا کاروبار پہلے سے زیادہ چالو ہوگا۔ (۶) سحر کا اثر دُور ہوتا ہے۔ (۷) دِل اور پیٹ وغیرہ کا دَرد دفع ہوتا ہے۔ (۸) گھر میں جنات کا پتھر پھینکنا بند ہوجاتا ہے۔ (۹) جنات کا اثر دُور ہوگا۔ (۱۰) بُرے اور ڈراؤنے خواب دفع ہوجائیں گے۔ (۱۱) بے اولاد اور عقیمہ عورت پڑھے تو اللہ تعالی اولاد نصیب فرمائیں گے۔ (۱۲) گمشدہ چیز مل جائیگی۔ (۱۳) گھر سے بھاگا ہوا شخص جلد واپس آجائیگا۔ (۱۴) دِلوں کو مسخر و تابع بنانے کیلئے مجرب و اکسیر ہے۔ (۱۵) مقدمہ میں فتح حاصل ہوگی (۱۶) دُشمن دفع اور اس کا ضرر ختم ہوجائیگا۔ (۱۷) غیر شادی شدہ کی جلد شادی ہوگی۔ (۱۸) پیغامِ نکاح قبول ہوگا۔ (۱۹) جس کے بچے پیدا ہوکر مرجاتے ہوں تو وہ زندہ رہیں گے۔ (۲۰) سفر پر جاتے وقت پڑھنے سے برکت اور واپسی بخیر ہوگی باذن اللہ۔

عامل بننے کے بغیر بھی یہ فوائد حاصل ہوں گے۔ البتہ عامل بننے سے اِس میں آگ کی طرح تیز تاثیر پیدا ہوجاتی ہے۔ اِس قصیدہ کے عامل بننے کے طریقے تین ہیں۔

۱ ۴۱ دِن تک ہر روز تین دفعہ پڑھے، اس کے بعد پھر ایک دفعہ روزانہ پڑھے۔

۲ ۴۱ دِن تک ہر روز ۱۱ دفعہ پڑھے۔ **۳** تین دِن اعتکاف کرکے روزہ رکھے۔ ایامِ اعتکاف میں روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھے۔ پھر ایک مرتبہ پڑھتا رہے۔

(مصنف) حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالی کے جانشین سے اجازت لینے سے ان شاء اللہ تعالی تاثیر بہت زیادہ ہوگی۔

پڑھنے والے حضرات سے درخواست ہے کہ (مصنف) حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالی اور حضرت کی اولاد و اہل خانہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔